زائرین ارضِ حرم کا خیر مقدم

اَھْلًا وَّسَھْلًا وَّمَرْحَبًا

زائرین ارضِ حرم مشتاقانِ کوچۂ یار یعنی قادیان کے جلسہ سالانہ کی مقدس اور متبرک تقریب میں شامل ہونیوالے اصحاب کا ہم تہِ دل سے خیر مقدم کرتے ہوئے انہیں مبارکباد دیتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے انہیں اپنی زندگی میں دیار محبوب کی زیارت اور اس کے برکات سے بہرہ اندوز ہونے کا ایک اور موقعہ عطا فرمایا۔ اور اس خیر و برکت کے مزید حصول کی توفیق بخشی۔ جو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ظاہر ہوئی۔

جلسہ میں شمولیت اختیار کرنیوالے اصحاب نے اپنے عمل سے اس عہد کی پابندی کا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء کرام کے ذریعہ "دین کو دنیا پر مقدم" کرنے کا کیا ہوا ہے۔ دسمبر کا آخری ہفتہ عشرہ ملازمت پیشہ اصحاب کے لئے خاص اہمیت رکھتا ہے کیونکہ بیسیوں خانگی و ذاتی معاملات ان کے مدنظر ہوتے ہیں۔ جنہیں وہ ان ایام میں سرانجام دینے کی کوشش کر سکتے ہیں اور کرتے ہیں لیکن جلسہ میں شامل ہونیوالے اصحاب ان سب باتوں کو بالائے طاق رکھ کر چلے آتے ہیں کیوں؟ اس لئے کہ جلسہ میں شمولیت ان کا دینی فرض ہے۔ اور وہ عہد کر چکے ہیں کہ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم کرینگے۔

پھر جو لوگ ملازمت پیشہ نہیں ان میں سے بھی بہت بڑا حصہ ایسے اصحاب کا ہے جو اپنے ضروری سے ضروری کاموں اور اہم سے اہم معاملات کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے جلسہ سالانہ کی تقریب میں شمولیت اختیار کرنا اور اسے اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ کیوں؟ اسی لئے کہ ان ایام میں جو روحانی مائدہ مدینۃ المسیح میں حاصل ہوتا ہے اس کے مقابلہ میں وہ کسی اور چیز کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ اور اس سے محروم رہنا بہت بڑا نقصان یقین کرتا ہے۔

پھر انہی ایام میں دو مختلف اقسام کے جلسے مختلف مقامات میں منعقد ہوتے ہیں جنہیں دنیوی فوائد اور اغراض کے حصول کے لیے تجاویز طے کی جاتی ہیں اس کشش کے علاوہ جو موجودہ زمانہ میں بہت بڑی کشش ہے ان اجتماعوں میں شمولیت کے لئے ہر قسم کی آسانیاں بھی مل ہوتی ہیں ان کے مقابلہ میں ہمارے جلسہ میں نہ تو دنیوی معاملات زیر غور ہوتے ہیں۔ نہ سیاسی امور پر بحث ہوتی ہے۔ اور نہ ہی آرام و آسائش میسر ہوتا ہے۔ اوّل تو بٹالہ سے قادیان تک کا رستہ بہت تکلیف دہ رستہ ہے۔ اور پھر یہاں پہنچ کر فرش زمین پر گھاس کا بستر میسر آتا ہے۔ لیکن باوجود اس کے احباب کا سچا شوق اور حقیقی لگن اس سے ظاہر ہے کہ وہ یہاں کی ہر تکلیف کو دوسری جگہ کے ہزار آرام پر ترجیح دیتے ہیں کیوں؟ اس لئے کہ جو نعمت انہیں یہاں میسر آتی ہے۔ وہ کسی دوسری جگہ حاصل نہیں ہو سکتی۔

ان سب امور کو دیکھتے ہوئے بے اختیار زائرین ارض حرم کے لئے اہلاً و سہلاً و مرحبا کی صدا دل سے بلند ہوتی ہے۔ ان کا اخلاص ان کا جوش اور ان کا ایثار قابل مبارکباد ہے خدا تعالیٰ اس میں زیادہ سے زیادہ اضافہ فرمائے۔ اور انہیں اپنے فضلوں اور انعاموں کا وارث بنائے۔ آمین

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی طرف سے ضروری ہدایات جلسہ پر آنیوالے اصحاب کیلئے

اس موقعہ پر ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مختلف اوقات میں جلسہ پر آنے والے احباب کے لئے جو ضروری ہدایات ارشاد فرمائی ہیں۔ وہ یکجائی طور پر پیش کر دی جائیں تاکہ احباب ان سے فائدہ اٹھا کر اپنی تشریف آوری کو زیادہ سے زیادہ مفید بنا سکیں۔ جلسہ کا ہر ایک لیکچر سننے کے متعلق حضور کا ارشاد ہے:۔

"لوگ میرے لیکچر کے وقت یا نظموں کے وقت اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ مگر جو لوگ دوسرے وقتوں میں اپنے اوقات کو ادھر ادھر ضائع کر دیتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں۔ کہ ہر ایک بدی پہلے ایک بیج کی طرح ہوتی ہے۔ اور پھر ترقی کر کے درخت بن جاتی ہے۔ اگر وہ توبہ نہیں کرینگے۔ تو خطرہ ہے۔ کہ پھر وہ خلیفہ وقت کے کلمات کے سننے سے بھی محروم رہ جائیں گے"

اشیاء کی خرید و فروخت میں روپیہ صرف کرنے کی نسبت فرمایا:

"میں نے سنا ہے۔ کہ بعض لوگ بجائے خدمت دین میں حصہ لینے کے اپنا روپیہ کھانے پینے کی چیزوں اور تحفہ تحائف خریدنے پر لگا دیتے ہیں۔ گو یہ باتیں اپنی ذات میں منع نہیں ہیں۔ لیکن جلسہ کو ان باتوں کا موقعہ ہرگز نہیں بنانا چاہیئے۔ ورنہ آئندہ آپ کے بچوں کے ذہن میں جلسہ میلہ کی حیثیت اختیار کرے گا جیسا کہ آج کل عام مسلمانوں میں عید ایک میلہ بن گئی ہے۔ اگر اپنے بچوں کو آپ اس وقت ایک میلہ کی شکل میں جلسہ دکھائینگے یا واپس جا کر ان پر ایسا اثر ڈالیں گے۔ کہ وہ اسے میلہ سمجھ لیں۔ تو بڑے ہو کر میلہ سے زیادہ ان کے دل میں جلسہ کی عظمت نہ ہو گی۔ اور وہ چیز جس کے لئے آپ نے اپنی جانیں اور مال قربان کر دیئے ہیں۔ خود آپ کی اولاد ہی کے ہاتھ سے تباہ اور برباد ہو جائے گی۔ العیاذ باللہ"

حضور نے ۱۹۱۳ء کے جلسہ کی ایک تقریر میں فرمایا:۔

"بعض لوگ گھٹنوں یا پاؤں کو ہاتھ لگاتے ہیں۔ گو یہ کام شرک کی نیت سے نہیں۔ بلکہ محبت اور عقیدت کے جوش میں کرتے ہیں لیکن ایسے کاموں کا انجام ضرور شرک ہوتا ہے۔ اس وقت ایسا کرنے والوں کی نیت شرک کرنے کی نہیں ہوتی۔ مگر نتیجہ شرک ہی ہوتا ہے"

اس کے ساتھ ہی ہاتھ چومنے والوں کا ذکر کر کے فرمایا:۔

"میں ایسے لوگوں کو جو ہاتھ چومتے ہیں۔ روکتا تو نہیں۔ لیکن انہیں ایسا کرتے دیکھ کر مجھے شرم آتی ہے۔ اور میں صرف اس لئے انہیں منع نہیں کرتا۔ کہ وہ یہ کام اپنی محبت اور عقیدت کے جوش میں کرتے ہیں۔ لیکن ان باتوں کو بڑھانا نہیں چاہیئے۔ تا کہ وہ شرک کی حد تک نہ پہنچ جائیں"

۱۹۱۷ء کے جلسہ کی ایک تقریر میں حضور نے چند نہایت ضروری نصائح فرمائیں۔ جن میں سے ایک نصیحت جو ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ ان احباب کو جو پہلی دفعہ آئیں۔ اور خاص کر ان غیر احمدی احباب کو جو تحقیق حق کی غرض سے تشریف لائیں۔ خاص طور پر مد نظر رکھنی چاہیئے۔ اور ہمارے ان احباب کا جو کسی غیر احمدی دوست کو ساتھ لائیں۔ فرض ہونا چاہیئے۔ کہ یہ بات اچھی طرح ان کے گوش گذار کر دیں۔

حضور نے فرمایا:۔

"ہمیشہ ہر بات کو غور۔ فکر اور احتیاط کی نظر سے دیکھنا چاہیئے۔ اور فیصلہ میں جلدی نہیں کرنی چاہیئے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ جس قدر لوگ یہاں جلسہ پر آتے ہیں۔ وہ سارے کے سارے پڑھے پڑھائے اور سیکھے سکھائے نہیں آتے۔ بلکہ ان میں سے کئی ایک ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو پرانے خیالات کو لے کر پہلی دفعہ ہی آتے ہیں۔ اس لئے اگر ان کی طرف سے کوئی ایسی بات ظاہر ہو۔ جو روا نہ ہو۔ تو انہیں معذور سمجھنا چاہیئے۔ اور ان کی وجہ سے احمدیت پر کوئی حرف نہیں لانا چاہیئے۔ مثلاً سندھ کے علاقہ کا کوئی شخص جہاں پیروں کے آگے سجدہ کیا جاتا ہے۔ یہاں آئے اور آکر گردن ڈال دے تسلیے تو وہ اپنے رواج کے مطابق ایسا ہی کرے گا۔ بعد میں ہم اسے اٹھائیں گے اور بتائیں گے۔ کہ یہ درست نہیں ہے لیکن اگر کوئی اسے دیکھ کر یہ سمجھ لے۔ کہ یہاں بھی پیر پرستی ہوتی ہے۔ تو یہ اس کی جلد بازی ہو گی۔ کیونکہ جس نے یہ حرکت کی ہے۔ وہ تو یہاں اپنی اصلاح کے لئے آیا ہے۔ اگر وہ پہلے ہی سب کچھ جانتا۔ اور ایسی باتوں میں گرفتار نہ ہوتا۔ تو اسے یہاں آنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ ہاں اب جبکہ وہ یہاں آگیا ہے۔ ہم اسے پڑھائیں گے۔ اور اس کے مرض کو درست کرینگے۔ اس قسم کی باتیں جو لوگ کرتے ہیں۔ وہ نئے آنے والے ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے کسی فعل کو ہماری جماعت کی طرف منسوب نہیں کرنا چاہیئے"

پھر حضور نے فرمایا:۔

"ہجوم میں اختلاف ہونا ضروری بات ہے۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ اس کی مثال بگڑیوں سے دیا کرتے تھے۔ جس طرح لوگوں کی ان ظاہری چیزوں میں اختلاف ہوتا ہے۔ اسی طرح طبائع میں بھی اختلاف ہوتا ہے۔ اس کا خیال رکھنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ لیکن بعض لوگ جب اپنی طبیعت کے خلاف کوئی بات دیکھتے ہیں تو ناراض ہو جاتے ہیں۔ مثلاً کئی لوگ جوش کی وجہ سے آگے بڑھنا چاہتے ہیں مگر دوسرے اس پر چڑتے ہیں۔ مجھے تعجب آتا ہے۔ کہ ان کے چڑنے کی کیا وجہ ہے۔ مختلف طبائع ہیں۔ جس طرح انہیں آگے بڑھنے والوں پر اعتراض ہے۔ اسی طرح آگے بڑھنے والے بھی ان پر معترض ہیں۔ کہ یہ لوگ کیوں ہماری طرح آگے نہیں بڑھتے۔ کیونکہ ان کے نزدیک یہ بھی اخلاص دکھانے کا ایک طریق ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ دونوں کے نزدیک الگ الگ اخلاص کا معیار ہے۔ ایک تو کہتے ہیں۔ خواہ پس جائیں آگے ہی جانا ہے۔ مفتی محمد صادق صاحب سناتے تھے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی کے آخری سال جو جلسہ ہوا۔ اس میں ایک شخص مجمع سے پیچھے کھڑا دوسرے سے کہہ رہا تھا۔ کہ دیکھو نبیوں کا زمانہ روز نہیں آتا۔ تو ایک دفعہ آگے جا کر حضرت مسیح موعودؑ سے مصافحہ کر ہی آ۔ خواہ تیری ہڈی ہڈی کیوں نہ ٹوٹ جائے۔ چنانچہ وہ مجمع میں گھس گیا اور مصافحہ کر آیا۔ تو ایک اس طبیعت کے لوگ ہوتے ہیں۔ مگر دوسرے کہتے ہیں۔ مجمع میں نہ گھستے۔ ادنا یہ کہاں کا ادب ہے۔ اس طرح خواہ مخواہ تکلیف دی جاتی ہے۔ یہ دونوں کے اخلاص کی باتیں ہیں۔ اور دونوں پھل پائینگے۔ اس لئے کسی کو ایک دوسرے پر چڑنے کا حق نہیں ہے۔ پھر بعض سختی اور تشدد سے میرے پاس سے دوسروں کو ہٹانا چاہتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ یہ خدمت کر رہے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ نرمی اور ملائمت کا سلوک کریں۔ ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور ادب سے پیش آئیں۔ تم سب ایک دوسرے کے بھائی ہو۔ اور غیر احمدی جو آگئے ہیں۔ وہ ہمارے مہمان ہیں۔ پس تم انسانیت اور مراتب کے لحاظ سے ایک دوسرے کے ساتھ سلوک کرو۔ نہ کہ سختی اور بے ادبی سے پیش آؤ"

جلسہ پر آنے والے احباب کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طرف سے اس امر کی بھی خاص تاکید ہے۔ کہ "سردی سے بچنا اور بغیر کافی کپڑوں کے باہر نہیں نکلنا چاہیئے"

حضور نے فرمایا:۔

"ہم جو اس قدر کوشش کرتے ہیں۔ کہ ہماری جماعت بڑھے۔ تو جو اس جماعت میں داخل ہو گئے ہیں۔ کیا ان کی ہمیں قدر نہیں بہت بڑی قدر ہے۔ پس تم اپنی جانوں کی حفاظت کرو۔ اور سردی سے بچنے کی بہت کوشش کرو"

امید ہے۔ کہ احباب کرام ان نہایت اہم اور زریں ہدایات پر خاص طور سے عمل کریں گے ✦

(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم)

الفضل

یوم جمعہ - قادیان دارالامان - ۲۵ دسمبر ۱۹۲۵ء

معارف قرآنیہ لکھنے کے متعلق مولوی ثناء اللہ صاحب سے خطاب۔

(ذیل کا مضمون حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری کے بعد شائع کیا گیا ہے)

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے الفضل مورخہ ۷ ۲ اکتوبر کا جواب دیتے ہوئے اپنی عادت کے مطابق بعض بے ہودہ اور لغو باتیں لکھنے کے بعد ایک آخری فیصلہ لکھا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:-

"سنو جی! ہم زیادہ باتیں کرنا نہیں چاہتے۔ اس لئے آخری اعلان کر کے اس بحث کو ختم کرتے ہیں۔ ناظرین پبلک کو حقیقت معلوم ہو گئی ہے۔ اب اصل بات سنو!

آپ بتراضی فریقین کوئی تاریخ مقرر کر کے بٹالہ کی جامع مسجد میں آ جائیں۔ جہاں آٹھ بجے صبح سے بارہ بجے تک مجلس منعقد ہوگی۔ جس میں میں اور آپ (خلیفہ قادیان) تفسیر القرآن لکھینگے اسطرح سے کہ مجھ سے اور آپ سے قریب دس دس گز تک کوئی آدمی نہ بیٹھیگا ہمارے ہاتھ میں قرآن سادہ بے ترجمہ قرآن اور سادہ کاغذ اور آزاد قلم (انڈی پنڈنٹ) ہوگا۔ آپ کو اختیار ہوگا ایک رکوع لیجئے دو لیجئے تین لیجئے۔ مریدوں کے خرچ کا اندیشہ ہے تو انکو منع کر دیجئے کہ وہ ہرگز آپ کو ایسے امتحان میں دیکھنے نہ آئیں۔"

ہمیں نہایت ہی تعجب ہے۔ کہ اس زمانہ کے علماء کی عقلی اور ذہنی قوتیں کس حد تک گر گئی ہیں۔ ہماری طرف سے جو اعلان کیا گیا۔ وہ یہ تھا۔ کہ دیوبندی مولوی صاحبان چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علوم روحانی کے منکر ہیں اور سوال کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کونسے نئے علوم لائے۔ جو پہلے امت محمدیہ کے پاس موجود نہ تھے۔ اس لئے ان کے اس اعتراض کو دور کرنے کے لئے ہم اس بات پر آمادہ ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان کردہ معارف جو پہلی کتب میں موجود نہیں ہیں۔ ان کے سامنے پیش کریں۔ لیکن چونکہ ایسے مواقع پر ہمیشہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ نئی بات کا کیا مطلب ہے۔ اور کس حد تک اور کس عظمت کے معارف بیان کرنے سے کوئی شخص اپنے زمانہ کا مجدد یا مصلح کہلا سکتا ہے۔ اس لئے دیوبندی مولوی صاحبان سے یہ درخواست کی گئی تھی۔ کہ چونکہ وہ بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ قرآن کریم میں ایسے علوم موجود ہیں۔ جو پہلی کتب الہامیہ میں موجود نہیں ہیں۔ اس لئے وہ ایک ایسی کتاب شائع کریں جس میں قرآن کریم کے ایسے معارف و مطالب بیان ہوں۔ جو پہلی کتب میں نہیں ہیں۔

اس کے بعد ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایسے معارف قرآنیہ شائع کرینگے۔ جو اس سے پہلے امت محمدیہ میں کسی نے بیان نہیں کئے۔ اور نئی بات اور تعداد کا فیصلہ کرنے کے لئے وہی مولوی صاحبان کی کتاب ہی معیار قرار دی جائیگی اگر قرآن کریم کی وہ تعلیمیں جو پہلی کتابوں سے زائد ہوں۔ اور جنہیں دیوبندی مولوی صاحبان اپنی کتاب میں پیش کریں۔ ان سے زیادہ تعداد میں ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان کردہ معارف قرآنیہ پیش کر دیں۔ تو ماننا پڑے گا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ قرآن کریم کے معیار صداقت کی مطابقت میں بالکل پورا اترتا ہے۔

اسی طرح جو معارف قرآنیہ پہلی کتابوں کے مقابلہ میں علماء لکھیں گے۔ انہی کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان کردہ معارف کو دیکھیں گے کہ جو جدت قرآن نے پہلی کتب کے مقابلہ میں پیدا کی ہے آیا اسی قسم کی جدت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علماء امت محمدیہ کے بیان کردہ علوم کے مقابلہ میں کی ہے یا نہیں۔ اگر یہ ثابت ہو کہ آپ کے پیش کردہ معارف قرآنیہ میں اسی قسم کی جدت پائی جاتی ہے تو ماننا پڑیگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعوےٰ صحیح اور راست تھا۔

آج کل کے مولوی صاحبان چونکہ قرآن کریم کے علوم سے واقف نہیں۔ اور وہ جانتے ہیں کہ منہ سے تو کہتے ہیں کہ قرآن کریم سب کتب سے افضل کتاب ہے۔ لیکن اپنی جہالت کے باعث دوسری کتابوں کے مقابلہ میں افضلیت ثابت نہیں کر سکتے۔ سوائے اس کے کہ دوسری کتابوں کے بعض عیوب بیان کر دیں۔ اور حق تو یہ ہے کہ دوسرے مذاہب کی کتابیں پڑھنے کی کبھی انہوں نے کوشش بھی نہیں کی۔ اور وہ یہ جانتے ہی نہیں کہ جن مطالب پر قرآن نے ... ... ہر کتب ... کا روشنی ڈالی ہے اس وجہ سے وہ اس قسم کا مقابلہ کرنے سے گھبراتے ہیں ... تا ... ہوا کو مد نظر رکھتے ہوئے پہلے ہی ہماری طرف سے ایک اور اعلان بھی کر دیا گیا تھا۔ اور وہ یہ کہ اگر دیوبندی مولوی صاحبان اس طریق کو اختیار کرنے سے پہلو تہی کریں۔ تو دوسرا طریق فیصلہ کا یہ ہے کہ دیوبندی صاحبان میں سے کوئی قرآن کریم کے تین رکوع کی ایسی تفسیر لکھے جس میں چند معارف کم سے کم ایسے ہوں۔ جو پہلے مفسرین نے نہیں لکھے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ان کے مقابلہ میں انہی تین رکوع کی جو قرعہ اندازی کے ذریعہ مقرر کئے جائینگے تفسیر لکھیں گے۔ اس شرط کے ساتھ کہ کم سے کم چند معارف اس تفسیر میں ایسے ہوں۔ جو پہلی تفسیروں اور دوسری کتابوں میں مذکور نہ ہوں۔ اور یہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کی روشنی میں لکھی جائے گی۔ اس مقابلہ سے معلوم ہو جائے گا کہ آیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کے نئے علوم دنیا میں ظاہر کئے ہیں یا نہیں۔

مندرجہ بالا تحریر سے ثابت ہے۔ کہ یہ جو دو طریق فیصلہ بیان کئے گئے ہیں۔ ان کی وجہ دیوبندی علماء کا یہ دعویٰ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کے کوئی نئے معارف نہیں بیان کئے جو پہلی کتب اسلامیہ میں موجود نہ ہوں اس کے لئے اول تو مولوی صاحبان سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ پہلی کتب کے مقابلہ میں قرآن کریم کی فضیلت بیان کر کے نئے معارف کا معیار بیان کر دیں۔ اور تعداد بھی بتا دیں کہ اتنی تعداد کے ساتھ ایک کتاب دوسری کتاب سے افضل ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر وہ اسپر راضی نہ ہوں۔ تو پھر دوسری تجویز یہ بتائی گئی ہے کہ قرآن کریم کے تین رکوعوں کی تفسیر دونوں فریق ایسے رنگ میں لکھیں کہ اس میں چند معارف اس قسم کے ضرور ہوں جو قرآن کریم کے کمالات پر دلالت کرتے ہوں۔ اور پہلی کتب اور تفسیروں میں موجود نہ ہوں۔

ہر عقلمند انسان جس کے دماغ میں رتی بھر بھی عقل ہو۔ سمجھ سکتا ہے کہ اس مقابلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کا امتحان مقصود ہے۔ اور جو امر معیار فیصلہ مقرر کیا گیا ہے۔ وہ وہ مضامین نہیں۔ جو تفسیر لکھنے والے اور پہلی کتب و تفسیروں میں مشترک ہوں۔ بلکہ وہ معارف قرآنیہ معیار صداقت قرار دئے گئے ہیں۔ جو کہ مفسر کی تحریر میں پائے جائیں اور پہلی کتب میں نہ پائے جائیں۔

مولوی ثناء اللہ صاحب جو ہمارے پہلے چیلنج کے مخاطب تھے اس بحث میں آن کودے۔ اور ہم خوش ہیں۔ کہ وہ اس میں حصہ لینے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ ہم نے ان سے مطالبہ کیا تھا کہ دیوبندیوں سے قائم مقامی کی سند لیں۔ جو ہمارے اصل مخاطب ہیں۔ مگر افسوس کہ اس میں وہ کامیاب نہ ہو سکے باوجود اس کے حضرت ... ... اس کے لئے تیار ہیں کہ انہی کے

ساتھ مذکورہ بالا پیش کردہ طریق سے فیصلہ کیا جائے۔ مگر یہ عجیب بات ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی آخری تحریر میں جس کو اوپر درج کیا جا چکا ہے۔ ہمارے مضامین کو بالکل نظرانداز کرکے فیصلہ کے طریق کو بالکل بدلنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں :-

"ہمارے ہاتھ میں صرف سادہ بے ترجمہ قرآن اور سادہ کاغذ اور آزاد قلم ہوگا"

بے شک یہ طریق مقابلہ اس وقت درست ہو سکتا تھا۔ جبکہ دیکھنا ہوتا۔ کہ زید عربی زیادہ پڑھا ہوا ہے یا بکر۔ لیکن ہر عقلمند انسان جو ہمارے پہلے مضامین پڑھ چکا ہے اور دیوبندیوں کے اشتہار کو دیکھ چکا ہے۔ وہ سمجھ سکتا ہے کہ مقابلہ اس امر میں نہیں ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ عربی جانتے ہیں یا نہیں۔ یا غیر احمدی مولوی عربی جانتے ہیں یا نہیں۔ بلکہ فیصلہ اس امر کا کرنا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ غیر احمدی مولویوں پر ایسے علوم ظاہر کرتا ہے جو پہلی کتب میں نہیں یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اوپر اس نے ایسے علوم ظاہر کئے ہیں اور جن کے ذریعہ آپ کی جماعت میں بھی یہ طاقت ہے کہ قرآن کریم کے نئے علوم اور معارف ظاہر کر سکے۔ اس فیصلہ کے لئے بے ترجمہ قرآن کے کیا معنے؟ اور دوسری کسی کتاب کے نہ ہونے کا کیا مطلب؟ اگر یہ خیال ہے۔ کہ دوسری کتابوں سے کچھ تو وہ مضمون نقل کر لیگا۔ تو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ فیصلہ اس امر کا نہیں کہ کس نے مضمون اچھا لکھا۔ بلکہ فیصلہ اس کا ہے۔ کہ کس نے وہ مضامین لکھے جو پہلی کتب میں نہیں ہیں اور دوسری کتب کے دیکھنے سے انسان کو ان کے بارہ میں مدد نہیں مل سکتی جو ان میں نہیں ہیں۔ ہم نے کبھی آج تک کسی سے نہیں سنا کہ چور وہاں سے کسی چیز کی چوری کرتا ہے۔ جہاں وہ چیز موجود نہ ہو۔ اگر مولوی صاحب کو یہ خیال ہے کہ دوسری کتابوں سے مضمون نقل کئے جائیں گے۔ تو یہ تو ان کے ہاتھ ایک حربہ آ جائیگا اور حربہ بھی ایسا کہ جس سے احمدیہ جماعت کی شکست یقینی ہوگی۔ کیونکہ مولوی صاحب اپنی تفسیریں نکال کر رکھدینگے اور کہیں گے کہ دیکھو ان میں یہ مضمون موجود ہے۔ اسی طرح اگر مولوی صاحب بعض کتب کو دیکھیں۔ اور ان سے نقل کرکے اپنی تفسیر میں لکھ دیں۔ تو احمدیہ جماعت کے ہاتھ میں یہ حربہ آ جائے گا۔ اور وہ یہ بات پیش کریگی کہ شرط یہ تھی کہ نئے معارف پیش کئے جائیں۔ مگر مولوی صاحب نے نئے نہیں کئے۔ بلکہ پہلی کتابوں سے نقل کی ہے۔

اس معیار کے مطابق جو ہم نے پیش کیا تھا۔ پہلی کتب کا دیکھنا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ بغیر ان کے دیکھنے کے [illegible] ہے [illegible] ان میں بیان ہوئی ہیں یا

کونسی نہیں۔ مثلاً ایک شخص کو ایک رکوع کے متعلق سو دو سو یا پانسو معارف معلوم ہیں۔ ان میں سے بعض پرانی کتابوں میں بھی لکھے ہوئے ہو سکتے ہیں۔ اس وجہ سے قرآن کریم کے ہر ایک مضمون کے متعلق کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ آیا یہ پہلی کتب میں موجود ہے یا نہیں۔ بے شک بعض باتوں کو ہم جانتے ہیں کہ پہلی کتب میں نہیں۔ لیکن تین رکوع کا فیصلہ جب قرعہ اندازی سے ہونا ہے۔ تو ہمیں کیا معلوم ہے کہ کن مضامین کے متعلق ہمیں یاد ہے۔ انہی مضامین کے متعلق ان رکوعوں میں ذکر ہوگا پس جب قرعہ اندازی سے رکوعوں کا فیصلہ ہونا ہے۔ اور حافظہ کے ذریعہ یہ بات نہیں بتائی جا سکتی۔ کہ کون کون سے مطالب پہلی بیسیوں کتب اور تفاسیر میں موجود ہیں یا نہیں اور جبکہ فیصلہ اس بات پر نہیں کہ تفسیر لکھنے والے نے ترجمہ صحیح کیا ہے یا نہیں۔ یا پہلی تفسیروں کی نقل اچھی کی ہے یا نہیں بلکہ اس بات پر ہونا ہے۔ کہ آیا کوئی نئے معارف بیان کئے ہیں یا نہیں تو پہلی کتب کا دیکھنا اس مقابلہ کو مشتبہ نہیں کرتا۔ بلکہ ان کا نہ دیکھنا اس مقابلہ میں روک ڈالتا ہے۔ کیونکہ اس صورت میں ممکن ہے۔ کہ بعض باتیں انسان جدید سمجھ کر لکھ دے۔ اور وہ بعض کتب میں موجود ہوں ۔

ہمیں تعجب آتا ہے۔ کہ مولوی صاحب ہمیشہ اس بات کا دعوےٰ تو کرتے رہتے ہیں۔ کہ وہ نہایت عقلمند اور سمجھدار ہیں۔ مگر جب کبھی انہیں احمدی جماعت سے مقابلہ پیش آتا ہے۔ اصل طریق فیصلہ کو چھوڑ کر دوسری طرف جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم انہیں پھر ایک دفعہ اپنے پہلے مضامین کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ اور بتلاتے ہیں کہ مقابلہ اس بات کا نہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کا ترجمہ جانتے ہیں یا نہیں۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نئے معارف کے دروازے کھولے ہیں یا نہیں۔ اگر جیسا کہ مولوی صاحب کا خیال معلوم ہوتا ہے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو ترجمہ قرآن کریم بھی نہیں آتا۔ تو وہ تفسیروں سے تو اور بھی فائدہ نہیں اٹھا سکینگے اس طرح مولوی صاحب کی اور بھی فتح رہے گی۔

باقی جو وقت مقرر کیا گیا ہے۔ وہ موزوں نہیں ہے جبکہ کسی کتاب کی فضیلت کی بحث ہو تو اس طرح وقت مقرر کرنا جوا بازی سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ مولوی صاحب کو معلوم ہو۔ ہماری وہی شرطیں قائم ہیں جو پہلے بیان کی گئی ہیں کہ تین رکوع کی تفسیر لکھنی ہوگی۔ تین دن کا وقت مقرر ہوگا۔ تینوں رکوع قرعہ اندازی سے نکالے جائینگے۔ [illegible] پہلی تفسیریں اچھی طرح نقل کی ہیں۔ بلکہ یہ ہوگا کہ کس نے بعض ایسے معارف

بیان کئے ہیں۔ جو قرآن کریم کی عظمت۔ اسکی صداقت اور اس کے کمال پر دلالت کرتے ہیں۔ اور جو پہلے کسی اسلامی مفسر یا مصنف نے بیان نہیں کئے۔ ہم اس بات کے لئے بھی تیار نہیں کہ بٹالہ کی جامع مسجد میں آ جائیں۔ اگر واقعہ میں آپ لوگوں کی کوئی مسجد ہوتی۔ تو ہمیں آنے میں حرج نہیں تھا۔ مگر آپ لوگوں کی مساجد تو اکھاڑہ بن چکی ہیں۔ جہاں جوتیاں بھی چل جاتی ہیں۔ اور لڑائیاں بھی ہوتی ہیں۔ پھر نہ غیر احمدیوں پر آپ کا کوئی اثر اور اختیار ہے کہ آپ کی باتیں ضرور قبول کرینگے۔ تاہم آپ کی کسی گارنٹی کو اس کی گارنٹی قبول کرنے کیلئے تیار ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ ایک امام کے ماتحت ہے۔ اور اس کی گارنٹی کی جا سکتی ہے اس لئے ہم اس بات کی ذمہ داری لیتے ہیں کہ آپ قادیان آئیں تو آپ کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ بلکہ اعزاز و اکرام کے ساتھ آپ کی مہمان نوازی کی جائے گی۔ پھر آپ کے اخراجات بھی ہم خود دینے کے لئے تیار ہیں۔ آپ کے گھر پر آ کر خصوصاً جب کہ آپ کا لوگوں پر کوئی قبضہ و تصرف نہیں۔ ہم خواہ مخواہ فتنہ کھڑا کرنا نہیں چاہتے۔ ہاں اگر آپ قادیان کسی وجہ سے نہ آنا چاہتے ہوں۔ تو قادیان کے قریب کے کسی گاؤں میں مثلاً کھارا۔ تبراں وغیرہ میں آپ آ سکتے ہیں یہ مقامات بھی چونکہ قادیان کے اتنے قریب ہیں۔ کہ وہاں ہم اپنے انتظام میں جلسہ کر سکتے ہیں۔ اس لئے ایسی جگہوں پر بھی ہم جلسہ کا خود انتظام کرینگے۔ اور اس کے اخراجات بھی خود ہی برداشت کرینگے۔ نیز آپ کے آنے جانے اور وہاں کے اخراجات بھی خود ہی دینگے ۔

اُمید ہے۔ کہ آپ اس طریق فیصلہ سے پہلوتہی کرنے کی بجائے میدان مقابلہ میں آ کر اپنی جماعت کے اس دعویٰ کو ثابت کر دینگے۔ کہ علماء ورثۃ الانبیاء ہوتے ہیں اگر واقعہ میں آپ لوگ حق پر ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ آپ پر ان رکوعوں کے جو قرعہ اندازی سے مقرر کئے جائیں۔ تازہ معارف نہ کھولے۔ جو قرآن کریم کی صداقت۔ افضلیت اور کمال پر دلالت کرتے ہوں۔

دیوبندی مولوی صاحبان سے

ہمیں افسوس ہے کہ دیوبندی مولوی صاحبان جو ہمارے اصل مخاطب تھے اور جن کے اشتہار کے جواب میں انہیں معارف قرآنیہ لکھنے کے لئے چیلنج دیا گیا تھا وہ بالکل دم بخود ہیں۔ اور اس نہایت ہی آسان اور بے ضرر طریق فیصلہ کی طرف [illegible] مقابلہ کیلئے سامنے آنے کی جرأت نہیں ہے تو مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ مل کر ان کے مددگار بن جائیں تا انہیں بھی جو گھبراہٹ اور خوف دامنگیر ہے۔ اس میں کسی قدر کمی ہو جائے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

جلسہ سالانہ

اور

قادیان والوں کو چند واجب العمل ہدایتیں

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۸ دسمبر سنہ ۱۹۲۵ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

ایک نشان چند ہی دنوں میں ایک اور نشان ظاہر ہونیوالا ہے۔ اور دنیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک اور نشان دیکھنے والی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے چاہا ہے۔ کہ اس نشان کے ذریعے بھی لوگوں کی آنکھوں کو کھولے۔ اور یہ نشان ایک ہفتہ تک انشاء اللہ تم ظاہر ہوگا یعنی قادیان کا وُہ سالانہ اجتماع ہے۔ جسے جلسہ سالانہ کہا جاتا ہے۔ اور جسکی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود رکھی۔ اور جس کے متعلق آپ کی پیشگوئی ہے کہ یہ ترقی کرے گا۔ اور کثرت سے لوگ اس میں شامل ہُوا کرینگے

ہجوم خلق سے ارض حرم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس اجتماع کے متعلق بطور خبر فرمایا تھا ؎

زمین قادیان اب محترم ہے ٭ ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

پس یہ وہ اجتماع ہے۔ جس سے قادیان کی زمین پر اس کثرت سے لوگ آئینگے۔ کہ جس کثرت سے مکہ مکرمہ آتے ہیں۔ اور یہ کہ ہر سال کثرت سے لوگ آیا کرینگے۔ چنانچہ ہم ہر سال دیکھ رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ بتائی ہوئی خبر جو بطور پیشگوئی ہے ہر لحظ بڑی صفائی سے پوری ہو رہی ہے۔ اور آئندہ بھی پوری ہوتی رہے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت بڑی سے بڑی تعداد جلسے پر آنے والوں کی سات سو ہوئی تھی۔ لیکن اب جس کثرت سے لوگ اس موقعہ پر آتے ہیں۔ اس سے یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ درحقیقت یہ اس زمانہ کے لئے خبر تھی۔ اور ایک پیشگوئی تھی۔ جسے پورا ہوتے ہوئے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

جلسہ میں ترقی اگر مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتے۔ اور اگر یہ خبر جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ کے متعلق دی۔ خدا کی طرف سے نہ ہوتی تو ضرور تھا۔ کہ بانی سلسلہ کے بعد اس میں ضعف پیدا ہو جاتا۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اس میں کوئی ایسی بات پیدا نہیں ہو رہی۔ جو کمی پر دلالت کرے۔ بلکہ اس میں ہر لحظ ترقی ہو رہی ہے۔ جو بتاتی ہے۔ کہ یہ خبر خدا کی طرف سے تھی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی خدا کی طرف سے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آخری جلسہ میں جس کے بعد آپ (؟) فوت ہوگئے۔ جلسہ پر آنے والوں کی تعداد سات سو تھی۔ لیکن اب خدا کے فضل سے بارہ تیرہ ہزار تک آدمی آتے ہیں۔ بلکہ بعض وقت تو ان کی تعداد چودہ ہزار تک بھی پہنچ جاتی ہے۔ جو اس تعداد سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں تھی دس گنا سے بھی زیادہ ہے۔ کیا اس قدر ہجوم کو دیکھکر جو صرف خدا کی خاطر یہاں آتا ہے۔ کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ قادیان میں حرم کی طرح ہجوم کے متعلق جو پیشگوئی ہے۔ وہ پوری نہیں ہو رہی۔ ایک شخص واقعات سے منہ پھیر کر اور آنکھیں بند کرکے یہ کہہ دے۔ کہ جلسہ پر آنے والوں کی تعداد میں کوئی اضافہ نہیں ہو رہا۔ تو الگ بات ہے۔ ورنہ یہ واقعات ایسے کھلے کھلے ہیں۔ کہ کوئی ان سے انکار نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش از وقت اس جلسہ کے متعلق خبر دی۔ کہ اس میں کثرت سے لوگ آیا کرینگے اور ہم سب دیکھتے ہیں۔ کہ ہر سال آنے والوں میں ترقی ہو رہی ہے۔ اس سے ماننا پڑتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی ہر سال ہمارے ایمان کو تازہ کرنے کے لئے پوری ہوتی ہے۔ اور ہر سال اپنی صداقت کا پھل دیتی ہے۔

ایک بادشاہ اور بوڑھے کی کہانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کی مثال جو ہر سال پوری ہو کر پھل دے رہی ہے۔ اس شخص کی طرح ہے۔ جو بہت بوڑھا تھا۔ مگر درخت لگا رہا تھا۔ درخت لگاتے ہوئے اسے ایک بادشاہ نے دیکھا۔ اور اسے کہا۔ درخت تو کئی سال کے بعد پھل لاتا ہے۔ اور تم بوڑھے ہو۔ اس کا پھل تو تم نہیں کھا سکو گے۔ پھر اسے کیوں بوتے ہو۔ کم از کم یہ دس پندرہ سال کے بعد پھل لانے کے قابل ہوگا۔ اور اسوقت شاید تم قبر میں ہوگے۔ بوڑھے باغبان نے جواب دیا۔ بادشاہ سلامت ہمارے بڑوں نے درخت لگائے۔ تو ہم نے پھل کھائے۔ اب ہم لگاتے ہیں تا ہماری اولاد پھل کھائے ہمارے باپ دادا اگر یہ خیال کرکے کہ ہم کو پھل کھانا نصیب نہ ہوگا درخت نہ لگاتے۔ تو پھر ہم ان کا پھل کس طرح کھا سکتے اسی طرح ہم بھی آنے والی نسل کے لئے لگاتے ہیں۔ بادشاہ کو یہ بات بہت پسند آئی۔ اس نے کہا۔ کیا خوب۔ اور اس کا حکم تھا۔ کہ جب وہ کسی بات پر کہے۔ کیا خوب۔ تو وزیر چار ہزار درہم کی ایک تھیلی اس شخص کو دے جس کی بات پر بادشاہ ایسا کہے۔ چنانچہ بوڑھے کی اس بات پر وزیر نے چار ہزار درہم کی تھیلی اس کو دیدی۔ اس پر بوڑھے نے پھر کہا۔ اے بادشاہ آپ کہتے تھے۔ تمہیں اس درخت کا پھل کھانا نصیب نہیں ہوگا مگر دیکھئے لوگوں کو تو درخت لگا کر پھل کے لئے کئی سال انتظار کرنی پڑتی ہے۔ مگر میرے درخت نے لگتے لگتے پھل دیدیا ہے۔ اس پر پھر بادشاہ نے کہا۔ کیا خوب۔ اور وزیر نے ایک اور تھیلی چار ہزار درہم کی نکال کر اس کو دیدی۔ پھر اس نے کہا۔ بادشاہ سلامت اور درخت تو سال میں ایک دفعہ پھل لاتے ہیں۔ مگر میرا درخت لگاتے کے ساتھ ہی دو دفعہ پھل لایا۔ اس پر پھر بادشاہ نے کہا۔ کیا خوب اور وزیر نے ایک اور تھیلی اسے دیدی اس پر بادشاہ نے کہا کہ چلو۔ نہیں تو یہ بوڑھا اپنی باتوں سے ہمیں لوٹ لے گا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو درخت لگایا۔ وہ بھی اسی قسم کا بلکہ اس سے بڑھ چڑھ کر بابرکت ہے۔ اُس کا درخت تو دو یا تین بار پھل لا کر رہ گیا۔ لیکن حضرت مسیح موعودؑ کا لگایا ہُوا درخت ہر سال پھل لا رہا ہے۔ اور کثرت سے لا رہا ہے۔ پس جن لوگوں کے دلوں کی آنکھیں اس بادشاہ کی طرح کھلی ہیں۔ وہ جانیں گے۔ کہ اس کی حقیقت کیا ہے۔ ورنہ نادان تو ان باتوں سے آنکھیں بند کرکے چلا جاتا ہے۔

عرس اور ہمارا سالانہ جلسہ دنیا میں کئی عرس ہوتے ہیں۔ بڑے بڑے بزرگوں کی قبروں پر عرس اور میلے لگتے ہیں۔ ان میں لوگ کثرت سے جاتے ہیں۔ مگر یہ عرس اور یہ میلے اس قسم کے دینی اجتماع کے برابر نہیں ہو سکتے۔ جیسا کہ ہمارا جلسہ ہے۔ یہ سچ ہے۔ کہ ان عرسوں اور میلوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قائم کردہ اجتماع سے کوئی نسبت نہیں۔ کیونکہ ان عرسوں کے متعلق کسی نے پہلے نہیں کہا۔ کہ ان میں اس قسم کی ترقی ہوگی۔ لیکن ہمارے سالانہ جلسہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلے ہی سے بتا دیا تھا۔ کہ دینی اغراض کے لئے قادیان میں اس موقعہ پر اس کثرت سے لوگ آیا کرینگے۔ کہ ان کے اس ہجوم سے جو صرف دین کی خاطر ہوگا قادیان کی زمین ارض حرم کا نام پائے گی۔

شیکسپیر کا کلام اور قرآن کریم دیکھو وہ شخص جو شیکسپیر کے کلام کی مقبولیت کو دیکھ کر اسے قرآن کریم کے بالمقابل کھڑا کرنے کی کوشش کرے۔ وہ بھی نادان ہے بیشک شیکسپیر کو علم کلام میں جو درجہ حاصل ہے۔ وہ کسی کو نہیں۔ علم ادب میں وہ اس حد تک ترقی کر گیا تھا۔ کہ اس کی نقل کو بھی

اب امر موہوم خیال کرتے ہیں۔ اور اگر کوئی شخص اس کی نقل کی کوشش کرے تو اسے مجنون کہتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ شکسپیر کا کلام قرآن کریم کے برابر ہے۔ یا شیکسپیر خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا درجہ رکھتا ہے۔ جس طرح عرب کے فصحاء اور بلغاء قرآن کریم کی مثل نہیں لاسکے۔ اسی طرح انگریزوں نے بھی مانا ہے کہ شیکسپیر کے کلام کی کوئی مثل نہیں لاسکتا۔ مگر کیا اس سے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر ہوگیا۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ اس لئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اس کلام کو پیش کیا۔ تو ساتھ ہی کہہ دیا۔ کہ یہ وہ کلام ہے۔ جس کی کوئی نظیر نہیں لاسکے گا۔ اور نہ ہی اس کی کوئی مثل لاسکتا ہے۔ لیکن شیکسپیر نے یہ نہیں کہا۔ اسے تو معلوم ہی نہیں تھا۔ کہ اس کے کلام میں اس قسم کی خوبیاں ہیں کہ اس قدر مقبول ہوگا۔ بلکہ اسے تو خوف رہتا تھا۔ کہ میرا کلام شائد قبول بھی ہو یا نہ۔ پس شیکسپیر کا کمال اتفاقی تھا۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دعویٰ تحدی کے ساتھ تھا۔ شیکسپیر کے کلام کی قدر اس کے بعد ہوئی۔ اور اس کے بعد ہی یہ بھی کہا گیا۔ کہ اس کی نقل کرنا امر موہوم ہے یا جنون۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں ہی لوگ باوجود ادیب ہونے کے اور اس بات کی کوشش کرنے کے کہ اس کی مثل اور نظیر لائیں۔ اس کی مثل اور نظیر نہ لاسکے۔ اسی طرح ہمارے اس جلسہ کا حال ہے۔ دوسرے عرسوں کے متعلق کسی نے پہلے اس قسم کی کوئی خبر نہیں دی۔ کہ یہ ترقی کرینگے۔ لیکن ہمارے جلسہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا سے خبر پاکر پہلے ہی اطلاع دیدی تھی۔ کہ یہ ہر لحظہ ترقی کرتا چلا جائے گا۔ اور ہر سال اس میں آنے والوں کی تعداد میں زیادتی ہوتی رہے گی۔ عرسوں میں اگر کوئی ترقی ہوئی تو وہ اتفاقی طور پر ہوئی۔ مگر ہمارے جلسہ کو جو ترقی ہو رہی ہے۔ وہ بطور پیشگوئی کے ہے۔ پس عرسوں کے ساتھ اس کی کوئی مناسبت نہیں۔

جلسہ قادیان کے متعلق پیشگوئیاں

اسی طرح اگر چار پانچ شخص اکٹھے دوڑیں۔ تو ان دوڑنے والوں میں سے کوئی نہ کوئی تو آگے نکلے گا۔ بیشک ان دوڑنے والوں میں سے آگے نکل جانے والے کا کمال ہے۔ لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا۔ کہ اسے پہلے ہی معلوم تھا۔ کہ میں آگے نکل جاؤں گا۔ اور اس نے پہلے ہی بتا دیا تھا۔ کہ ایسا ہوگا۔ ہاں اگر کوئی لولا یا لنگڑا یہ کہے کہ آؤ میرے ساتھ دوڑو۔ تم میں سے کوئی نہیں۔ جو مجھ سے آگے نکل جائے۔ اور فی الواقع اس دوڑ کا نتیجہ یہی ہو۔ کہ اس سے کوئی آگے نہ نکل سکے۔ تو اسے معجزہ قرار دینا پڑے گا۔ اور یہ ماننا پڑے گا کہ یہ ایک نشان ہے ایسا ہی کسی زبان کے مصنفوں میں سے اگر کوئی مصنف سب سے بڑھ جائے تو بے شک یہ اس کا کمال ہوگا۔ لیکن اس کے کمال کے مقابلہ میں کچھ حیثیت نہیں رکھتا جو ایک کلام کے متعلق پہلے ہی کہدے۔ کہ کوئی شخص اس کی نظیر نہیں لاسکتا۔ اور فی الواقع اگر کوئی اس کی نظیر نہ لاسکے۔ تو وہ معجزہ ہوجائے گا۔ یہی حال قرآن کریم کی تحدی کا ہے۔ قرآن کریم نے پہلے کہدیا کہ میری کوئی نظیر نہیں لاسکتا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسے پیش کیا تو ساتھ ہی فرما دیا۔ کہ اس کلام کی کوئی مثل نہیں لاسکیگا۔ اور ایسا ہی ہوا۔ اس وجہ سے یہ ایک معجزہ ہے لیکن شکسپیر یا کسی اور مصنف کے کلام کو یہ درجہ حاصل نہیں شکسپیر نے کبھی یہ دعوے نہیں کیا۔ کہ میرے کلام کی کوئی مثل اور نظیر نہیں لاسکیگا۔ بلکہ اسے تو پتہ ہی نہ تھا کہ اس کا کلام مقبول بھی ہوگا یا نہیں۔ اسی طرح عام میلے اور عرس جو بعض بزرگوں کی جگہوں پر ہوتے ہیں یا اور جلسے۔ ان کے متعلق کسی قسم کی کوئی خبر پہلے نہیں دی گئی۔ اور کوئی ایسی پیشگوئی ان کے متعلق کسی کی طرف سے نہیں کی گئی۔ کہ یہ ترقی کرینگے۔ لیکن ہمارے جلسہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں ہیں کہ یہ ترقی کریگا۔ اور اس میں اس کثرت سے لوگ جمع ہونگے۔ جس طرح کہ مکہ مکرمہ میں جمع ہوتے ہیں۔ جس طرح وہاں جمع ہونے والوں کی غرض دین ہوتی ہے۔ اسی طرح یہاں آنے والوں کی غرض بھی محض دین ہوتی ہے۔ اس وجہ سے یہ ایک بہت بڑا نشان ہے جس سے ہر سال ایمان تازہ ہوتا ہے ٭

قادیان کی ہر چیز نشان ہے۔

یہ اس لئے نشان ہے کہ اس کے ترقی کرنے کے متعلق پہلے ہی سے اطلاع دی گئی تھی۔ اسی طرح قادیان کی ہر وہ چیز جو سلسلہ احمدیہ سے متعلق ہے۔ نشان ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلے بتا دیا تھا کہ قادیان ترقی کریگی۔ اور بڑھے گی۔ پس یہاں کی ہر ایک چیز اور ہر ایک آدمی ایک نشان ہے۔ قادیان میں جو لوگ مکان بناتے ہیں۔ وہ بھی نشان ہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے پورا ہونے میں حصہ لیتے ہیں ٭

قادیان کے مالکان مکانات توجہ کریں

پس میں ان لوگوں سے جنہیں قادیان میں مکان بنانے کی توفیق خدا تعالیٰ نے دی ہے کہتا ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ اپنے مکانات کو حقیقی نشان بنانے کی کوشش کریں۔ اور وہ اس طرح کہ دینی ضروریات کے لئے جس قدر حصہ دے سکتے ہوں۔ دیں۔ یوں تو قادیان میں ہندو بھی مکان بناتے ہیں۔ سکھ بھی بناتے ہیں۔ غیر احمدی بھی بناتے ہیں۔ مگر ان کے مکان اس پیشگوئی کے مصداق نہیں ہوسکتے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قادیان کی ترقی کے متعلق فرمائی ہیں۔ کیونکہ وہ سلسلہ کے کام نہیں آتے بلکہ ان میں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کی جاتی ہے۔

پس حقیقی طور پر اس پیشگوئی کے مصداق وہی مکان ہوسکتے ہیں۔ جن میں آپ کی تصدیق ہو۔ اور آپ کے اغراض ومقاصد کے لئے استعمال کئے جاسکیں۔ اور سالانہ جلسہ ایک موقعہ ہے۔ جبکہ مکان بنانے والے اصحاب اچھی طرح اس نشان اور پیشگوئی کے مصداق اپنے مکانوں کو بنا سکتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قادیان کی ترقی کے لئے کی۔ پس میں تمام ایسے احمدیوں کو جنہیں قادیان میں مکان بنانے کی خدا تعالیٰ نے توفیق دی ہے۔ کہتا ہوں۔ کہ وہ جس قدر بھی جگہ اپنے مکانوں سے مہمانوں کیلئے دے سکتے ہوں کارکنان کو دیدیں تاکہ وہ مہمانوں کو ان میں ٹھیرائیں۔ اس طرح وہ اس پیشگوئی کو خود بھی پورا کرنے والے ہونگے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی۔ پس دوستوں کو چاہیئے کہ جس قدر حصہ مکان وہ فارغ کرسکتے ہیں۔ کردیں اور اس کی اطلاع کارکنان کو جلد سے جلد دیدیں ٭

خدمت مہمانان

دوسری نصیحت میں یہ کرنی چاہتا ہوں کہ ایسے موقعہ پر صرف مکان دے دینے سے کام نہیں چل سکتا۔ جب تک ایسے آدمی نہ ہوں۔ جو کارکنوں کے ساتھ بطور مددگار کام نہ کریں۔ پس جو دوست اپنے کام سے فارغ ہوسکتے ہیں سوائے دوکانداروں کے ان کو چاہیئے کہ وہ اپنی خدمات اس موقعہ پر پیش کردیں۔ پھر مختلف صیغوں میں کام کرنے والوں کو بھی چاہیئے۔ کہ سوائے اس صیغہ کے آدمیوں کے جنہیں ان دنوں ضروری طور پر اپنے کام پر رہنا پڑتا ہے۔ باقی سب مہمان نوازی میں حصہ لیں۔ میں پیشہ وروں کو بھی ان میں شامل سمجھتا ہوں۔ اور ان سے بھی یہی کہتا ہوں۔ کہ وہ بھی اس کام کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ اور کارکنوں کی مدد کریں۔

دکاندار اور پیشہ وروں میں فرق ہے۔ پیشہ ور تو ان دنوں میں بھی وہی معمولی تین چار روپے کمانے ہوتے ہیں۔ جو وہ عام طور پر کمایا کرتا ہے۔ لیکن دوکاندار نے ان دنوں اپنے سال کی کمائی کرنی ہوتی ہے۔ پس پیشہ وروں کو چاہیئے۔ کہ کچھ وقت شمولیت جلسہ میں دیں اور کچھ وقت جلسہ کے کام میں لگائیں۔ کچھ وقت خدا تعالیٰ کے لئے بھی وقف کرنا چاہیئے۔ کام تو ہر روز کرتے ہی ہیں۔ مگر سال کے بعد یہ تین چار دن ایسے آتے ہیں۔ جن میں اگر خدا ان کو توفیق دے تو اپنے کام کے سوا دوسرا کام کرنا پڑتا ہے۔ پس انہیں چاہیئے کہ اس ثواب سے محروم نہ رہیں۔ آخر باہر سے تاجر بھی آتے ہیں زمیندار بھی آتے ہیں۔ پیشہ ور بھی آتے ہیں۔ وہ اپنے کام چھوڑ کر ہی آتے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ قادیان یا اس کے ارد گرد کے زمیندار اپنے کام کو ان کے لئے نہ چھوڑیں اور قادیان کے پیشہ ور مہمانوں کی خدمت کرنے کے لئے اپنا وقت صرف کریں۔ میں سوائے تاجروں کے سب سے کہتا ہوں کہ وہ اپنے آپ کو اس کام کے لئے پیش کریں۔

اخراجات میں احتیاط

تیسری بات جو میں کہنی چاہتا ہوں وہ اخراجات کے متعلق ہے۔ جلسہ کے

موقعہ پر ہر ایک شخص کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ ایسی طرح کام کرے۔ جس سے اخراجات بے جا نہ ہوں۔ دس بیس مہمان جہاں آجائیں۔ وہاں لوگ گھبرا جاتے ہیں تو جس جگہ تیرہ چودہ ہزار آجائیں۔ وہاں گھبرا جانا کوئی بڑی بات نہیں۔ لیکن اگر ایک انتظام کے ماتحت کام کیا جائے تو تیرہ چودہ ہزار کیا اس سے دوچند بھی آدمی اگر آجائیں۔ تو بھی کسی قسم کی گھبراہٹ پیدا نہیں ہوسکتی۔ بڑی بات جو اس موقعہ پر مدنظر رکھنی چاہیئے وہ اقتصاد ہے۔ عام انتظام کے علاوہ اقتصادی پہلو کو بڑی احتیاط سے مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ بعض اوقات انسان زیادہ کام کی گھبراہٹ میں اقتصادی پہلو کو خاطر خواہ طور پر مدنظر نہیں رکھ سکتا۔ اور بعض دفعہ تو حالات ہی کچھ ایسے پیدا ہو جاتے ہیں کہ اُسے اقتصادی پہلو کو مدنظر رکھ کر کام کرنا مشکل ہو جاتا ہے اس لئے میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ خاص طور پر کوشش کی جائے کہ اقتصادی پہلو ہاتھ سے نہ نکلے۔ اسوقت مالی تنگی بڑھی ہوئی ہے۔ یہاں تک کہ کارکنوں کو تین تین چار چار ماہ کی تنخواہیں نہیں ملیں۔ اور بعض کو تو عملاً فاقے آرہے ہیں۔ اب اگر اقتصادی پہلو کو مدنظر نہ رکھا گیا۔ اور اخراجات کے متعلق احتیاط نہ کی گئی تو یہ تنگی اور بھی بڑھ جائیگی۔ چونکہ جلسہ کے اخراجات ناگہانی طور پر پڑتے ہیں۔ اور ان دنوں مالی تنگی اور بھی بڑھ جاتی ہے اس لئے اگر اخراجات میں کفایت اور اشیاء کی احتیاط کی طرف توجہ نہ کی جائے۔ تو اخراجات بڑھنے کے ساتھ مالی تنگی اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ پس جلسہ میں کام کرنے والوں کو خصوصاً اور دوسرے لوگوں کو عموماً کہتا ہوں۔ کہ وہ اس بات کو مدنظر رکھیں کہ چیزیں ضائع نہ ہوں ٭

میزبانوں کو ہدایت

پھر جن دوستوں کے گھروں پر بعض لوگ ٹھیریں۔ ان کا یہ اہم فرض ہو کہ وہ اس بات کو پورے غور کے ساتھ مدنظر رکھیں اور جتنے آدمی ہوں اتنے آدمیوں کا ہی کھانا لیں۔ تا ایسا نہ ہو کہ وہ ضرورت سے زیادہ کھانا لے لیں۔ جو ضائع ہو۔ اس بات کو پہلے ہی خوب غور سے دیکھ لو۔ کہ کتنے آدمی ہیں۔ اور کتنا کھانا ان کے لئے ضروری ہے۔ پس جتنے کی ضرورت ہو۔ اُتنا ہی لیا جائے ٭

پھر ایک اور طریق بھی ہے جس سے کھانا ضائع ہونے سے بچ جاتا ہے۔ اور وہ یہ کہ اگر پچاس آدمی ہوں۔ اور ان کو الگ الگ کھانا کھلایا جائے۔ تو اس طرح بہت ضائع ہو جاتا ہے اور خود ان کو بھی پورا نہیں ہوتا۔ لیکن اگر ان کو اکٹھا کھانے کے لئے بٹھا دیا جائے۔ تو تیس آدمی کا کھانا بھی پچاس آدمیوں کو کفایت کر سکتا ہے۔ الگ کھلانے سے بہت نقصان ہو سکتا ہے۔ اسی طرح اگر سارے جلسے میں یہ انتظام قائم رکھا جائے کہ سب کو اکٹھا کھانا کھلایا جائے۔ تو بہت سی بچت ہو سکتی ہے۔ اگر الگ الگ ہی کھلایا جائے۔ تو چار پانچ ہزار روپیہ کا نقصان ہو سکتا ہے۔

بعض دفعہ کھانا کھلانے والے اس خیال سے کہ انہیں تکلیف نہ ہو۔ اس بات کا خیال نہیں کرتے۔ بلکہ وہ یہ دیکھتے ہیں کہ ہمیں تکلیف کس طرح کم ہوتی ہے حالانکہ دیکھنا یہ چاہیئے کہ نقصان کس طرح کم ہوتا ہے۔ پس انکو چاہیئے۔ کہ وہ ایسے موقعوں پر تکلیف تو برداشت کریں بلکہ اگر کوئی ہتک آمیز سلوک بھی ہو تو بھی سہہ لیں۔ لیکن کوئی ایسی بات نہ کریں۔ جن سے نقصان ہو۔ اور پریشانی پھیلے۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ وہ ہر طریق سے اس بات کی کوشش کرینگے۔ کہ کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے نقصان ہو۔ اور مالی تنگی اور بھی بڑھے۔

مہمانوں کا احترام

پھر میں یہ بھی اُمید کرتا ہوں کہ علاوہ ان باتوں کے وہ آنے والوں کے ساتھ اخلاق اور محبت سے پیش آئینگے۔ کیونکہ میزبانی خدا کی نعمتوں اور رحمتوں کو بڑھانے کا ذریعہ ہے۔ خدا کی محبت پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔ ایمان کے بڑھانے کا ذریعہ ہے۔ صوفیا لکھتے ہیں۔ ہر انسان خدا کا مہمان ہے۔ اور بعض نے تو اس بات میں اتنا غلو کیا ہے۔ کہ جو اس مقام پر پہنچ جائے کہ اسے یہ نظر آجائے کہ خدا میزبان ہے۔ اور ہم اس کے مہمان۔ تو وہ کسب معیشت کو ترک کر دے ٭

محی الدین ابن عربی رح کے استاد کا واقعہ

محی الدین ابن عربیؒ کے ایک اُستاد تھے۔ وہ کسب معیشت نہیں کیا کرتے تھے۔ ایک دن ایک شخص نے کہا کہ حضرت آپ اتنے بزرگ ہیں۔ لیکن کسب معیشت نہیں کرتے حالانکہ معیشت کے سامان مہیا کرنا فرض ہو۔ فرمانے لگے۔ ہم خدا کے مہمان ہیں اور یہ اس کی ہتک ہے کہ ہم اس کے مہمان ہو کر خود کھانے پینے کا انتظام کریں۔ اس شخص نے کہا۔ حدیث میں آیا ہے کہ مہمان تین دن کے لئے ہوتا ہو اس پر انہوں نے فرمایا۔ بے شک یہ دن اگر ہوتے۔ تو ہماری مہمانی ختم ہو جاتی۔ لیکن خدا کے ہاں دس ہزار سال بلکہ پچاس ہزار سال کا دن ہے۔ جب میری عمر ڈیڑھ لاکھ برس کی ہو جائے گی۔ تو اعتراض کرنا ٭

میرا مطلب اس سے یہ ہے۔ کہ انہوں نے خدا کی حیثیت میزبان کی اور انسان کی حیثیت مہمان کی قرار دی ہے۔ پس میزبانی معمولی چیز نہیں۔ بلکہ بہت اعلیٰ شے ہے۔ اور اس لئے اعلیٰ ہے۔ کہ اس میں خدا کی صفت کی جھلک ہے۔ کیونکہ خدا بھی میزبان ہے۔ اللہ تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ میرے بندے نے جب اپنے محدود سامانوں سے میزبانی کی ہے۔ تو میں جو کہ غیر محدود سامانوں والا ہوں۔ میں کیوں نہ اس کی میزبانی کروں۔ پس یہ ایک نہایت اعلیٰ اور عمدہ شے ہے۔ جس سے خدا مہربان ہوتا ہے۔ اور اس کی رحمت جوش میں آتی ہے۔ اس لئے میں قادیان والوں کو اور خاص کر جلسہ میں کام کرنے والوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ پورے طور پر میزبان بنیں اور خدمت اور تواضع کے علاوہ محبت اور اخلاق سے آنے والوں کے ساتھ پیش آئیں ٭

مہمان نوازی کمالات نبوت میں سے ہے

پس یہ ایک نہایت ہی بابرکت کام ہے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی بھی ایک حیثیت مہمان نوازی کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبوت کے کمالات میں سے مہمان کی خاطر بھی رکھی گئی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب پہلے پہل کلام اُترا۔ اور آپ (ص) کو سخت اضطراب اور گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا۔ آپ مہمانوں کی خدمت کرنے والے ہیں۔ کس طرح ہو سکتا ہے کہ خدا آپکو ضائع کرے۔ پس چونکہ مہمان نوازی کمالات نبوت کا ایک حصہ ہے۔ بلکہ خدا کی شانوں میں سے ایک شان ہے۔ اس لئے اگر اس کو ادا کرتے ہوئے کوئی تکلیف بھی ہو۔ یا بظاہر کوئی ہتک بھی ہو۔ تو بھی اس میں کمی نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہاں آنے والے صرف مہمان ہی نہیں۔ بلکہ شعائر اللہ بھی ہیں اور وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ کے ماتحت شعائر اللہ کا اعزاز اور اکرام کرنا اس بات کے ہم معنے ہے کہ ہمارے دلوں میں تقویٰ ہے۔ پس ایک مہمان ایک میزبان کے تقویٰ کے اظہار اور امتحان کا ذریعہ ہوتا ہے۔ اس لئے مَیں اُمید کرتا ہوں۔ کہ آنے والوں کی ہر طرح خدمت کی جائیگی۔

لوگ قادیان کیوں آتے ہیں

دیکھو کیا یہاں کوئی سیر کی جگہ ہے۔ جس کی خاطر لوگ یہاں آتے ہیں۔ یا یہاں کوئی قابل دید مقامات ہیں جنکو دیکھنے کیلئے لوگ آتے ہیں کیا یہاں کوئی منڈی ہے کہ خرید و فروخت کے لئے یہاں آتے ہیں۔ کیا یہاں کوئی بادشاہ ہے کہ لوگ اس لئے آتے ہیں۔ کہ اگر اس کی نظر میں بچ گئے۔ تو اچھی اچھی نوکریاں مل جائینگی۔ کیا یہاں کوئی اور دنیاوی چیز ہے۔ جس کی خاطر لوگ یہاں پہنچتے ہیں کونسی دنیاوی کشش ہے۔ جو لوگوں کو یہاں کھینچ رہی ہے ایک بھی نہیں۔ پھر لوگ کیوں یہاں آتے ہیں۔ ان کے آنے کی ایک ہی وجہ ہے۔ اور وہ کوئی دنیاوی نہیں۔ بلکہ دینی غرض ہے۔ اور وہ یہ کہ خدا کے نبی نے کہا کہ یہاں تم آؤ تا تمہیں روحانی غذا ملے اور خدا نے اُسے کہا کہ تم دن مقرر کرو کہ لوگ سفروں کو طے کرکے یہاں جمع ہوں۔ پس قادیان میں لوگ صرف اسی ایک غرض کے لئے آتے ہیں۔ اور صرف اسی رُوحانی غذا کی خواہش ان کو یہاں لاتی ہے ٭

عظمت شعائر اللہ تقویٰ پر دلالت کرتی ہے،

پس ہمارا جلسہ شعائر اللہ ہے۔ بلکہ ہر آنے والا شعائر اللہ ہے اور وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۔ کے مطابق جو اللہ تعالیٰ کے نشانوں کی عظمت کرتا ہے۔ وہ اپنے تقوےٰ کا ثبوت دیتا ہے۔ شعائر اللہ کی عزت اور قدر نہایت ضروری ہے۔ اور سالانہ جلسہ کا موقعہ ہم میں سے ہر ایک کے تقویٰ کے امتحان کا وقت ہے۔ پس ہمیں چاہیئے کہ ہم اس امتحان میں پورے اتریں ہم میں سے ہر ایک کے دل میں مہمانوں کی عزت کے لئے وسعت پیدا ہونی چاہیئے۔ اور اگر برخلاف اس کے انقباض پیدا ہوتا ہے۔ تو سمجھ لو کہ تقویٰ کی کمی ہے۔ ان اگر ایسے موقعہ پر بشاشت پیدا ہو تو سمجھ لو کہ تقویٰ ہے۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ بجائے قادیان کے دوست صرف ان باتوں کو سُنیں گے ہی نہیں بلکہ ان پر عمل بھی کرینگے۔ جو لوگ قادیان ہی میں رہتے ہیں۔ ان کو بچوں سے جدا نہیں ہونا پڑتا۔ بیویوں سے علیحدگی اختیار نہیں کرنی پڑتی۔ سفر کی تکلیف برداشت نہیں کرنی ہوتی۔ وہ یہیں رہتے ہیں۔ اور انہیں ان باتوں میں سے کوئی بھی برداشت نہیں کرنی پڑتی جو باہر سے آنے والوں کو یہاں آنے کے لئے کرنی پڑتی ہیں۔ وہ یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ بال بچوں کو چھوڑ کر نہیں آسکتے۔ وہ یہ عذر نہیں کرسکتے۔ کہ اپنے کاروبار سے علیحدگی اختیار کرکے قادیان آنے سے مجبور ہیں۔ کیونکہ وہ یہیں رہتے ہیں۔ پس ان کو چاہیئے کہ اس ثواب کے موقعہ کو ضائع نہ جانے دیں۔ وہ مہمانوں کی خدمت کرکے اسی طرح ثواب کے مستحق ہوسکتے ہیں۔ جس طرح باہر سے آنیوالے خدا کے فضل سے اس کے مستحق ہوگئے ہیں

خطبہ ثانی میں فرمایا۔

جنازہ ہمارے ایک دوست اڑیسہ میں رہتے تھے۔ ان کا نام جعفر خان تھا۔ وہ اپنے علاقہ میں اکیلے ہی احمدی تھے۔ حتیٰ کہ ان کے بچے بھی احمدی نہیں وہ فوت ہوگئے ہیں میں نے کہا ہوا ہے۔ جو دوست اکیلے ہوں یا جن کا جنازہ پڑھنے والے کم ہوں۔ قادیان میں ان کا جنازہ پڑھا جائیگا آج جمعہ کے بعد میں اس مرحوم بھائی کا جنازہ پڑھوں گا۔ میں یہ اعلان اس لئے کرتا ہوں کہ تاسب دوست شامل ہوں ۔

انجمن احمدیہ خدام الاسلام قادیان

اس نام کی انجمن کچھ عرصہ سے قائم ہے۔ جس کا مقصد اشاعت احمدیت ہے۔ جس کے لئے مختلف ٹریکٹ لکھے جاتے ہیں۔ اب تک اس انجمن کے پانچ ٹریکٹ چھپ چکے ہیں جو قابل دید ہیں۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ اس انجمن کے ممبر بن کر اس کارخیر میں شریک ہوں۔ ممبر بننے کا یہ قاعدہ ہے

ایک شاندار تصنیف

"حدوث روح و مادہ"

میرے دل میں بارہا یہ تمنا پیدا ہوئی۔ اور اس کا میں نے کئی اصحاب سے ذکر بھی کیا۔ کہ ہمارے علماء کرام اپنے دیگر دینی مشاغل کے ساتھ اگر اہم اور ضروری مذہبی مسائل کے متعلق تحقیق اور تدقیق بھی جاری رکھیں۔ اور وقتاً فوقتاً ایسی کتب تصنیف فرمائیں۔ جو ان کی شان علمیت کے شایاں ہوں تو احمدیہ لٹریچر میں بہت شاندار اضافہ ہوسکتا ہے۔ الحمدللہ کہ جناب میر محمد اسحٰق صاحب فاضل نے اس بارے میں توجہ فرمائی ہے۔ اور کئی سال کی تحقیق اور محنت کے بعد حال میں ایک زبردست تصنیف "حدوث روح و مادہ" کے نام سے شائع کی ہے۔ وہ اصحاب جنہیں جناب میر صاحب کی کوئی تقریر سننے یا تحریر پڑھنے کا موقعہ ملا ہے۔ خوب جانتے ہیں۔ کہ جناب موصوف کس پایہ کے عالم ہیں۔ اور خدا تعالیٰ نے آپ کو کس قدر قوت استدلال بخشی ہے۔ یہ کتاب اس کا بہترین ثبوت ہے۔ جس میں ان تمام دلائل کی نہایت زبردست طریق سے تردید کی گئی ہے۔ جو آریہ سماج کی طرف سے قدامت روح و مادہ کے ثبوت میں پیش کئے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں ۲۳ دلائل روح و مادہ کے حدوث کے ثبوت میں پیش کئے گئے ہیں اور ساتھ ہی ان اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔ جو قائلین قدامت روح و مادہ کی طرف سے حدوث پر کئے جاتے ہیں۔

جس طرح عیسائیت کی بنیاد کفارہ پر ہے۔ اسی طرح آریہ سماج کی بنیاد روح و مادہ کے ازلی ہونے پر ہے۔ اور اس کو حادث ثابت کر دینے سے آریہ سماج اسی طرح اوندھے منہ گر پڑتی ہے۔ جس طرح عیسائیت کفارہ کے باطل ہونے پر گر جاتی ہے۔ اسی بات کو مدنظر رکھ جناب میر صاحب موصوف نے اس مسئلہ کی متعلق خامہ فرسائی کی ہے۔ اور ہم آپ کو اس کامیاب کوشش پر مبارکباد دیتے اور امید رکھتے ہیں کہ آپ آئندہ بھی اس علمی ذوق کو جاری رکھ کر احمدیہ لٹریچر میں قیمتی اضافہ فرماتے رہیں گے ۔

یہ تصنیف پونے تین سو صفحات پر ختم ہوئی ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ کا خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ ہمیں توقع ہے۔ کہ احباب اس شاندار تصنیف کی وہ قدر کرینگے جس کی یہ مستحق ہے۔ اور اس میں درج شدہ منقولی و عقلی دلائل سے آریہ سماج کی بوسیدہ اور گرتی ہوئی عمارت کا صفایا کرنے میں کامیابی حاصل کرینگے۔ قیمت ۱۲ ہے جو بالکل واجبی ہے۔ اور میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب سے مل سکتی ہے

نظم

"خود یہ مانیں گے مسیح کی بات فرمائی ہوئی"

چھوڑ دو حالت مری ہے سخت گھبرائی ہوئی
کثرتِ عصیاں کی وحشت سامنے آئی ہوئی

اُف مرے جرموں کی کثرت۔ آہ مرے عیب و گناہ
اچھے فعلوں کی نہ ہے توفیق کچھ پائی ہوئی

یاالٰہی! اک نظر کافی ہے۔ پُر تقصیر پر
موجِ رحمت ہو تری جب جوش پر آئی ہوئی

"کل نہ یہ رنگ چمن ہوگا نہ یہ عیش و بہار
کس لئے پھرتی ہے بلبل گل پہ اترائی ہوئی"

خاک سرمایہ ہے جب دنیا کی ہر اک چیز کا
کیوں اسے دیکھا کرے پھر آنکھ للچائی ہوئی

چار دن کی دلکشی پر دیکھنا۔ مت بھولنا
بہر عبرت۔ اک کلی کھلتی تھی کملائی ہوئی

مَوردِ "انی مھین" تو بنا ہے۔ اے ظفر
اس غرض سے ہے کراچی میں یہ رسوائی ہوئی

سنگساری کی سزا کا تو بڑا مشتاق تھا
مردنی چہرہ پہ کیوں تیرے ہے اب چھائی ہوئی

دیکھ اب بھی تھام لے اپنی زبانِ بے لگام
غیرتِ حق یوں سزا دیتی ہے بھڑکائی ہوئی

چھوڑ دو سو بار تو۔ تجھے اپنے عمل سے ہے غرض
خود یہ مانیں گے مسیح کی بات فرمائی ہوئی

(عبدالقیوم بٹالوی)

حصہ داران احمدیہ سٹور قادیان کو اطلاع

جنرل میٹنگ کا اجلاس ۲۷ دسمبر ۱ بجے مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ہال میں قرار پایا ہے ۔

اس میں اس تجویز پر غور ہوگا۔ کہ چند حصہ داران موجودہ جائداد و واجب الوصول قرضہ جات کو اپنے نام منتقل کرلیں۔ اور بقیہ حصہ داران کا سرمایہ بعد وضع ۲۵ فیصدی نقصان ۵ سال کے اندر ادا کردیا جائے۔ ایسے حصہ داران کا روپیہ بطور قرضہ سمجھا جائے گا۔ سوال یہ ہے۔ کہ جو حصہ دار تمام ذمہ داری لیتے ہیں۔ وہ آیا اپنی جائداد ذاتی اس قرضہ کے عوض میں (جو دوسرے حصہ داروں کا اپنے ذمے لیتے ہیں) مکفول کرنے پر تیار ہیں (۲) دیگر شرائط متعلقہ۔

دوم ایک تجویز پیش ہوگی۔ کہ سٹور کی مشین کو بجائے امانی انتظام [illegible]

۲ اور آئندہ ہر ماہ کی جس تاریخ کو شائع ہوا کریں گے۔

اشتہارات

جلسہ کیلئے خاص رعایت

شمیم ہیر آئیل جو کہ بڑی محنت سے تیار ہوا ہے۔ اور جسکی ڈاکٹر صاحبان نے بھی تصدیق کی ہے۔ جلسہ میں بجائے عمر فی شیشی کے ۱۲ر سے لئے جائینگے۔ تاکہ تمام صاحبان خرید کر آزمائیں۔ جو کہ ایسٹرن ٹریڈنگ کمپنی قادیان سے مل سکیگی۔ منیجر شمیم ہیر آئیل قادیان۔ پنجاب

اراضی زرعی

آٹھ کنال اراضی جو کہ اب زرعی ہے۔ ملحق قصبہ بھینی بانگر بحساب تین روپیہ مرلہ۔ ۴۸۰ روپے پر قابل فروخت ہے۔ جن احباب کو خرید منظور ہو جلد ذیل کے پتہ پر خرید فرمادیں۔

مولوی سکندر علی احمدی مدرس تعلیم السلام ہائی سکول قادیان ضلع گورداسپور

آنکھ کی بے نظیر دوائی

خدا کے فضل سے آنکھ کی ہر مرض کے لئے مفید ہے۔ امتحان شرط ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ۔ نمونہ کا پیکٹ ایک آنہ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

محمد احمد اینڈ کمپنی۔ قادیان

ضرورت! ضرورت!! ضرورت!!!

(۱) ایک محنتی دیانتدار۔ قدرے لکھے پڑھے احمدی کی دکان کے کام کے واسطے۔ کام کی تفصیل بذریعہ خط وکتابت۔ نیز ایام جلسہ میں جماعت ڈیرہ دون کے کمرہ میں بذریعہ ملاقات معلوم کرسکتے ہیں (۲) نیز ایک احمدی دیانتدار محنتی موٹر میکانک کی ضرورت ہے۔ جو گرم و ٹھنڈا کام اچھی طرح جانتے ہوں۔ اپنی قریب کی کسی انجمن احمدیہ کے سیکرٹری صاحب یا امیر جماعت کی معرفت خط وکتابت کریں۔ پنجاب موٹر اسٹورس۔ ڈیرہ دون۔ یوپی

وقت ومحنت کی قدر

سیکھنے کیلئے ہماری مشہور ومعروف چارہ کترنے کی مشین دیکھیں، منگائیں جو منٹوں میں چارہ کتر کر ڈھیر لگا دیتی ہے۔ قیمت بہت معمولی۔

علاوہ ازیں آہنی پرٹ (بلٹ) سامان فلور ملز۔ خراد۔ واٹر پمپ سیویاں بادام روغن اور چاولوں کی مشینیں بھی ہم سے طلب کریں ہر قسم کی ڈھلائی کرائی جاتی ہے۔ قیمتیں اور دیگر حالات لکھکر دریافت کریں۔ ایم۔ عبدالرشید اینڈ سنز جنرل سپلائرز احمدیہ بلڈنگ بٹالہ ضلع گورداسپور

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰

بعدالت جناب چوہدری محمد لطیف صاحب

سب جج چہارم جھنگ

بمقدمہ

چند رام ولد آیا سنگھ چونگہ سکنہ لگو والہ تحصیل شورکوٹ مدعی

بنام رجب

دعویٰ ۱۵۲۳ بروئے بہی کھاتہ

اشتہار بنام رجب ولد ہدایت ذات چگو سیال سکنہ لگو والہ تحصیل شورکوٹ۔

درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے۔ کہ مدعا علیہ دیدہ ودانستہ تعمیل سمن سے گریز کر رہا ہے۔ اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ مورخہ ۱۱/۲۶ کو حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کی کرے۔ ورنہ کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

تحریر ۱۱/۲۶

مہر عدالت — دستخط حاکم

نور البصر

آنکھوں کی تمام تکلیفوں کے لئے (جو لاعلاج اور محتاج اپریشن نہ ہوں) سریع الاثر ثابت ہو چکا ہے۔ ہر عمر میں مفید ہے۔ ہر تندرست آنکھ میں اس کا استعمال آنے والی تکالیف کا محافظ ہے۔ ہر گھر میں اس سرمہ کی ایک شیشی کا مستقل طور سے موجود رہنا روزانہ ضروریات میں سے ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ۔ محصولڈاک علاوہ۔ ملنے کا پتہ

منیجر کارخانہ۔ نور البصر احمد لاج۔ گجرات پنجاب

نوٹ:۔ اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔

سول انجینیرنگ کالج کپورتھلہ بہ سرپرستی وامداد

ہز ہائی نس عالی جناب مہاراجہ صاحب بہادر دام اقبالہٗ سال گذشتہ میں کالج ہذا کو ریاست نے ریکگنائزڈ کر لیا ہے۔ یہاں کے طلبا ءگورنمنٹ کے ہر محکمے میں مختلف تنخواہوں پر اسوقت کام کر رہے ہیں۔ بہت سے اخبارات معززین اور انجینیرز کے علاوہ ڈائرکٹر جنرل ملٹری ورکس انڈیا ایجوکیشنل کمشنر انڈیا گورنمنٹ کے ایسے جلیل القدر حکام نے یہاں کی تعلیم ضبط۔ نظم ونسق اور سٹاف کی تعریف فرمائی ہے۔ سب اوورسیر۔ اوورسیر اور سب انجینیر کلاسز کیلئے پراسپکٹس ملازم شدہ طلبا کی فہرست معہ حکام کے سرٹیفیکیٹس کے منیجنگ ڈائرکٹر صاحب سے مفت مل سکتی ہے۔

مشہدی تحفے

معزز حضرات ہم نے یہاں اعلےٰ قسم کا مال مثلاً۔ لنگیاں۔ قناویز اور رومال وغیرہ کا بندوبست کیا ہے۔ مال خدا کے فضل سے نہایت اعلےٰ اور دیانتداری سے روانہ کیا جاوے گا۔ نرخ لنگی ۱۲ ۱۳ عہ فی گز۔ قناویز عہ ۱۲ فی گز۔ رومال ریشمی مشہدی ۸ سے ۱۲ تک۔ لنگی جتنے گز اور جس رنگ کی درکار ہو۔ ہمراہ آرڈر تحریر فرماویں۔ لنگیوں کا رنگ سلیٹی۔ سیاہ۔ سفید باختی سیاہ باختی سلیٹی باختی ہوتا ہے۔ علاوہ اس کے ہم یہاں سے اعلےٰ قسم کے خشک قندھاری فروٹ مثلاً کشمش۔ بادام۔ پستہ۔ زردآلو وغیرہ بالکل واجبی قیمت پر ارسال کر سکتے ہیں۔ آزمائش شرط ہے۔ مال بذریعہ وی پی یا پیشگی قیمت آنے پر روانہ کیا جاوے گا۔ المشتہر

محمد اسماعیل احمدی منیجر احمدیہ سپلائنگ ایجنسی سورج گنج بازار کوئٹہ۔ بلوچستان

اکسیر تسہیل ولادت

مستورات کے لئے خدا کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ اس دوائی کے بروقت استعمال سے ولادت کی مشکل گھڑیاں ایسی آسان ہو جاتی ہیں۔ مگر زچہ کو کسی قسم کی کوئی تکلیف معلوم نہیں ہوتی۔ رفاہ عام کی خاطر قیمت بالکل تھوڑی۔ صرف دو روپے معہ محصول ڈاک۔

منیجر شفاخانہ۔ سلانوالی ضلع سرگودھا

مفرح جہانگیری

جاننے والے جانتے ہیں۔ اور آنکھوں والے دیکھتے ہیں۔ کہ اکثر آدم کے فرزندان کی جوانی کا زمانہ رنج والم حسرت ویاس کی سرد آہوں سے معمور ہے۔ مزاج میں چڑچڑاپن۔ احباب کی صحبت سے نفرت۔ دماغ کا ضعف جگر کی خرابی۔ ہاضمہ کا بگاڑ۔ نفخ اور ریح کی شکایت۔ بدن کی لاغری۔ چہرے کی بے رونقی۔ دل کی دھڑکن۔ وہم۔ نسیان۔ دائمی قبض۔ کثرت پیشاب۔ کمر اور جوڑوں کا درد۔ سلسلہ تولید بند یہ ہے وہ روشن آئینہ جس میں ہمارے ملک کے اکثر نوجوانوں کا عکس نظر آتا ہے۔

مفرح جہانگیری ایک نہایت ہی خوشگوار تریاق ہے۔ اس کا اثر عارضی نہیں۔ بلکہ اس کے استعمال سے حواس خمسہ کی درستی۔ خیالات کی بلندی۔ عالی حوصلگی۔ خون صالح اور مادہ تولید میں ایک خاص اثر ہوتا ہے۔

مفرح جہانگیری طالب علموں۔ ہیڈ ماسٹروں۔ بیرسٹروں۔ وکیلوں۔ تجارت پیشہ اور دیگر عام دوکانداروں کو تکان کوفتگی۔ تند خوئی۔ تیز مزاجی۔ بے صبری سے بفضل خدا محفوظ رکھنے میں بے نظیر ہے۔ قیمت ڈبیہ کلاں پانچ روپیہ۔ قیمت ڈبیہ خورد عہ۔ پرچہ ترکیب ہمراہ ہوگا۔ المشتہر

ایم۔ اے۔ خلیل منیجر احمدیہ دوائی خانہ سیالکوٹ

اشتہارات

اصل ممیرے کا سرمہ اور ممیرا،

مصدقہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام و حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ مندرجہ ذیل پتہ سے منگائیں۔

قیمت قسم اول عہ فی تولہ۔ خاص سرمہ عہ فی تولہ ممیرا خالص مبلغ فی تولہ۔

ست سلاجیت کے فوائد سے ایک دنیا آشنا ہے۔ قسم اول فی تولہ ایک روپیہ۔ سید صاحب کی ادویات محتاج تصدیق نہیں ہیں۔ معزز انگریز صاحبان ہندوستان میں ڈاکٹروں کی سفارش سے تجربہ کے بعد ولایت میں بھی منگاتے ہیں۔ ڈاکٹر فضل کریم۔

المشتھر۔ سید احمد نور کابلی احمدی۔ مہاجر موجد سرمہ ممیرا۔ قادیان ضلع گورداسپور

کشمیر

جملہ تاجران ولایتی و دیسی جو کہ مندرجہ ذیل مال کی تجارت کرنے والے ہوں۔ پوست جات۔ چیتا برفانی۔ چیتا کشمیری۔ لومڑی۔ سگ آبی۔ گیدڑ۔ پائن مارٹن۔ سٹون مارٹن۔ چیتا پینٹنگ۔ بلی ہر قسم مندرجہ بالا مال علاوہ خریداروں کو خام اور پختہ شدہ مال بارعایت اور عمدہ بھیجا جائے گا۔ بذریعہ بنک یا ڈاکخانہ کے۔ علاوہ ازیں زعفران خالص۔ ست سلاجیت آفتابی۔ شال چادریں۔ دھسے۔ لوئیاں۔ پٹو۔ نمدے۔ دیگر ہر قسم سامان کشمیری۔ ہر طرح مال قیمتوں کا تصفیہ بذریعہ خط و کتابت کریں۔ ورنہ پرچون تاجروں کو نقصان پہنچیگا۔

محمد اسماعیل احمدی احمدیہ سپلائینگ ایجنسی پی ٹلہ سرینگر۔ کشمیر

تریاق چشم (رجسٹرڈ) کی تصدیق،

نقل ترجمہ انگریزی سارٹیفکیٹ صاحب سول سرجن بہادر کیمبل پور۔ "میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے "تریاق چشم" جسے مرزا حاکم بیگ صاحب نے تیار کیا ہے۔ استعمال کیا ہے۔ میں نے گوجرات اور جالندھر میں اپنے ماتحتوں (یعنی ڈاکٹروں) اور دوستوں میں بھی تقسیم کیا ہے میں نے سفوف مذکور کو آنکھوں کی بیماریوں بالخصوص ککروں میں نہایت مفید پایا۔ جیسا کہ دیگر سارٹیفکیٹوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ دستخط انگریزی صاحب سول سرجن"۔ نوٹ:۔ قیمت پانچ روپے ہر تریاق چشم رجسٹرڈ علاوہ محصولڈاک وغیرہ موازی ۸ر بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتھر

خاکسار میرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم (رجسٹرڈ)
گرمی شاہدولہ صاحب۔ گجرات پنجاب

اس سال کی نئی کتب

تفسیر خزینۃ العرفان حصہ ششم } از حضرت مسیح موعود علیہ السلام چھپ گئی ہے۔ ۱۳ پارہ سے ۱۶ پارہ تک قیمت دو روپیہ۔

نئی احمدیہ پاکٹ بک } اب کے مرتبہ بابیوں شیعوں اور حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات پر اعتراضات کے جواب کا نہایت بیش قیمت اضافہ کیا گیا ہے۔ پہلے سے ۸۰ صفحات بڑھ گئے ہیں۔ مگر قیمت وہی یعنی عہ ہے۔

پیشگوئی احمد بیگ وغیرہ } بالکل جدید پیرایہ میں ایک فیصلہ کن طریق سے اس پیشگوئی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہی تحریروں سے حل کیا گیا ہے۔ ۳ر

اسلام ہی عالمگیر مذہب ہے حضرت حافظ روشن علی صاحب کی ایک شاندار تقریر جو حیدرآباد اور علیگڑھ وغیرہ بڑے بڑے شہروں میں ہوئی لوہ مقبولیت عامہ حاصل کر چکی ہے۔ ۲ر

مباحثہ حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت پر مابین حضرت حافظ روشن علی اور مولوی عبدالشکور مدیر النجم لکھنؤ نہایت کامیاب طور پر اعتراضات کا قلع قمع کیا گیا ہے۔ ۴ر

ملفوظات احمد ڈائری حضرت مسیح موعود جس کا مدت سے احباب کو اشتیاق تھا۔ قریباً ۸۰۰ صفحات تک چھپ چکا ہے۔ قیمت عہ

تبلیغی کلنڈر دو ہزار برس کا نہایت خوبصورت۔ حضرت صاحب کا الہام دنیا میں ایک نبی آیا خسوف و کسوف کا نظارہ۔ منارۃ المسیح کا نقشہ۔ آخری زمانے کے علامات حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق پیشگوئی کا پورا ہونا خسوف و کسوف کی حدیث۔ حضرت صاحب کے مختلف اشعار۔ غرضکہ نہایت موزون طور پر اس کلنڈر کو تبلیغی مصالح سے سجایا گیا ہے۔ پھر دو ہزار برس تک کی تاریخ اس میں آسانی سے معلوم ہو سکتی ہے۔ ۱ر

زندہ مذہب اور زندہ نبی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک شاندار تقریر۔ ۵ر

در ثمین جیبی تقطیع پر نہایت خوبصورت تحفہ ہے قیمت بالکل کم یعنی صرف ۴ر برائے تقسیم ایک روپیہ کے آٹھ عدد

حمائل شریف مترجم۔ ترجمہ لفظی اور بامحاورہ۔ فہرست مضامین۔ احکام قرآنی کی فہرست۔ تفسیر مقطعات۔ بعض ضروری مقامات پر نوٹ تفسیری۔ مجلد چرمی للعہ۔ مجلد کپڑا عہ۔ بیجلد عہ۔

کتاب گھر قادیان

محل الجواہر

حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحبؓ

موتی و ممیرا کا مجرب سرمہ

آپ کے مطب کا خاص سرمہ۔ کمزوری نظر۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ ککرے خارش چشم۔ آنکھوں سے پانی آنا۔ لیسدار رطوبت کا نکلنا۔ پرانی سرخی۔ نزول الماء موتیا بند۔ نظر کا دن بدن کمزور ہونا۔ ان بیماریوں کے لئے آپ کا سرمہ نہایت مفید ہے۔ تندرستی میں اس کا استعمال نظر کو بڑھاتا ہے۔ اور کمزوری سے محفوظ رکھتا ہے۔ تجربہ شدہ ہے۔ آزمائیں۔ قیمت فی تولہ عہ۔

المشتھر۔ عبدالرحمن کاغانی۔ دواخانہ رحمانی۔ قادیان

محافظ حمل حب اٹھرا

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے یا مردہ پیدا ہوتے ہوں یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہو۔ اس کو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اور طب میں اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس مرض کے لئے مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب حب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب و مقبول و مشہور ہیں۔ بیاں گھروں کی چراغ ہیں۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا تھے۔ ان گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہوتا ہے قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ کل چھ تولہ خرچ ہوتی ہیں۔ ایک ہی دفعہ منگوانے پر چھ روپے۔

عبدالرحمن کاغانی۔ دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

کشتہ سونا و موتی،

تمام بدن کو طاقت اور قوت دینے کے لئے عموماً اور کمزور قوتوں کو بحال کر کے ترقی دینے کیلئے خصوصاً کشتہ سونا و موتی ہے۔ مقوی اعصاب و اعضاء رئیسہ و حرارت غریزی کی حفاظت کیلئے اختلاج قلب کمزوری دل و دماغ و جگر کا تریاق۔ جسمانی قوتوں کو قائم رکھنے والا کشتہ سونا و موتی ہے۔ گردہ و مثانہ کی بیماریوں کا تریاق۔ کمی خون و خفقان و مرگی۔ کمزوری معدہ کے لئے قوی اثر رکھنے والا۔ دق اور سل جیسی مزمن اور مہلک بیماری میں خصوصیت سے مفید کشتہ سونا و موتی ہے۔ قیمت خوراک ایک ماہ پندرہ روپے عہ۔

المشتھر

عبدالرحمن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں نہ کہ الفضل۔ ایڈیٹر)

پروگرام جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ بابت سال ۱۹۲۵ء

وقت	مضمون	نام مقرر

پہلا دن ۲۶ دسمبر ۱۹۲۵ء بروز ہفتہ

اجلاس اوّل زیر صدارت جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب

وقت	مضمون	نام مقرر
۹ بجے سے ۹½ بجے تک	تلاوت و نظم	
۹½ ؍ ؍ ۱۰ ؍ ؍	خطبہ مجلس استقبالیہ	
۱۰ ؍ ؍ ۱۱ ؍ ؍	ویدک دھرم اور اسلام	جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر اخبار فاروق
۱۱ ؍ ؍ ۱۲ ؍ ؍	رپورٹ مجلس معتمدین	
۱۲ ؍ ؍ ۱ ؍ ؍	ذکر حبیب	حضرت مفتی محمد صادق صاحب

نماز ظہر و عصر دو سے تین بجے تک

دوسرا اجلاس زیر صدارت خانصاحب منشی فرزند علی خانصاحب

وقت	مضمون	نام مقرر
۳ بجے سے ۴ بجے تک	نبوت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	جناب شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری
۴ ؍ ؍ ۵ ؍ ؍	سکھ ازم	جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور

دوسرا دن ۲۷ دسمبر ۱۹۲۵ء بروز اتوار

اجلاس اوّل زیر صدارت جناب پروفیسر عبدالماجد صاحب

وقت	مضمون	نام مقرر
۹ بجے سے ۹½ بجے تک	تلاوت و نظم	
۹½ ؍ ؍ ۱۰½ ؍ ؍	ضرورت تبلیغ اور اسکے متعلق تحریک	جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ مبلغ سنٹرل افریقہ
۱۰½ ؍ ؍ ۱۱½ ؍ ؍	ضرورت وصیت	حضرت مولوی سرور شاہ صاحب
۱۱½ ؍ ؍ ۱۲ ؍ ؍	نظام سلسلہ	
۱۲ ؍ ؍ ۱ ؍ ؍	صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	جناب حافظ روشن علی صاحب

نماز ظہر و عصر ایک بجے سے اڑھائی بجے تک

اجلاس دوئم:۔ اڑھائی بجے سے تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ شروع ہوگی ؞

تیسرا دن ۲۸ دسمبر ۱۹۲۵ء بروز سوموار

اجلاس اوّل زیر صدارت چوہدری نصر اللہ خانصاحب ناظر اعلےٰ

وقت	مضمون	نام مقرر
۹ بجے سے ۹½ بجے تک	تلاوت و نظم	
۹½ ؍ ؍ ۱۰½ ؍ ؍	تربیت جماعت احمدیہ کے متعلق ضروری امور	ناظر صاحب تعلیم و تربیت
۱۰½ ؍ ؍ ۱۱½ ؍ ؍	جماعت احمدیہ اور سیاسیات ہند	جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے ناظر دعوۃ و تبلیغ۔
۱۱½ ؍ ؍ ۱۲ ؍ ؍	حضرت مسیح موعودؑ پر مخالفین کے اعتراضات کے جوابات	جناب حکیم خلیل احمد صاحب
۱۲ ؍ ؍ ۱ ؍ ؍	رپورٹ بیت المال	

نماز ظہر و عصر ایک بجے سے اڑھائی بجے تک

دوسرا اجلاس:۔ تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ اڑھائی بجے سے شروع ہوگی،

نوٹ:۔ پہلے دن آٹھ بجے سے نو بجے شام تک چوہدری ظفر اللہ خانصاحب بیرسٹر ایٹ لا لاہور کا ایک انگریزی لیکچر ہائی سکول ہال میں ہوگا۔ اور اسکے بعد جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر کی ایک تقریر ہوگی جس میں غربی افریقہ اور ولایت کے مناظر بھی میجک لینٹرن سے دکھائے جائیں گے ؞

(فتح محمد سیال ناظر صیغہ دعوت و تبلیغ)

پروگرام جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ بابت سال ۱۹۲۵ء

زیر نگرانی لجنۃ اماء اللہ

وقت	مضمون	نام مقرر

پہلا دن ۲۶ دسمبر ۱۹۲۵ء بروز ہفتہ

پہلا اجلاس زیر صدارت والدہ محترمہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب

وقت	مضمون	نام مقرر
۱۰ بجے سے ۱۰½ بجے تک	تلاوت و نظم	
۱۰½ ؍ ؍ ۱۱½ ؍ ؍	ختم نبوت	جناب حافظ روشن علی صاحب
۱۱½ ؍ ؍ ۱۲ ؍ ؍	رشتہ داروں سے حسن سلوک	استانی سکینۃ النساء صاحبہ

نماز ظہر و عصر بارہ بجے سے دو بجے تک

دوسرا اجلاس زیر صدارت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

وقت	مضمون	نام مقرر
۲ بجے سے ۳ بجے تک	ذکر حبیب	پیر سراج الحق صاحب نعمانی
۳ ؍ ؍ ۴ ؍ ؍	بچوں کی پرورش	ڈاکٹر خلیفہ حافظ رشید الدین صاحب

دوسرا دن ۲۷ دسمبر ۱۹۲۵ء بروز اتوار

پہلا اجلاس زیر صدارت اہلیہ صاحبہ محمد اسحاق صاحب

وقت	مضمون	نام مقرر
۱۰ بجے سے ۱۰½ بجے تک	تلاوت و نظم	
۱۰½ ؍ ؍ ۱۱½ ؍ ؍	تبلیغ اسلام کا حق عورتوں پر اور احمدی خواتین نے اس فرض کو کہاں تک ادا کیا۔	چوہدری فتح محمد سیال ناظر دعوۃ و تبلیغ
۱۱½ ؍ ؍ ۱۲ ؍ ؍	اصلاح رسومات	حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی
۱۲ ؍ ؍ ۱ ؍ ؍	وفات مسیح ناصری علیہ السلام	حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب

دوسرا اجلاس زیر صدارت والدہ محترمہ مرزا مظفر احمد صاحب

وقت	مضمون	نام مقرر
۲ بجے سے ۳ بجے تک	وعظ	حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی
۳ ؍ ؍ ۴ ؍ ؍	اخلاق فاضلہ	اہلیہ صاحبہ حافظ روشن علی صاحب

تیسرا دن ۲۸ دسمبر ۱۹۲۵ء بروز سوموار

پہلا اجلاس:۔ زیر صدارت والدہ صاحبہ حافظ ناصر احمد صاحب

وقت	مضمون	نام مقرر
۹½ بجے سے ۱۰ بجے تک	تلاوت و نظم	
۱۰ ؍ ؍ ۱۱ ؍ ؍	وعظ (نماز و زکوٰۃ وغیرہ)	قاضی سید امیر حسین صاحب

گیارہ بجے سے تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی شروع ہوگی

دوسرا اجلاس:۔ زیر صدارت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

وقت	مضمون	نام مقرر
۲ بجے سے ۲½ بجے تک	رپورٹ لجنۃ اماء اللہ	سیکرٹری صاحبہ لجنۃ اماء اللہ
۲½ ؍ ؍ ۴ ؍ ؍	تقریر اراکین لجنۃ اماء اللہ اور آئندہ سال کام کرنے کے لئے تحریک و ہدایات	زیر نگرانی سیکرٹری صاحبہ لجنۃ اماء اللہ

جلسہ گاہ:۔ مکان شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی۔

(فتح محمد سیال ناظر صیغہ دعوۃ و تبلیغ)

الفضل ہفتہ میں دو بار
سلسلہ احمدیہ کا مسلمہ آرگن

الفضل کی خدمات تمام جماعت احمدیہ پر واضح ہیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطبات جمعہ و عیدین اور تقاریر باقاعدہ معتبر و مستند اس میں چھپتی ہیں۔ تمام مبلغین جماعت احمدیہ ہند و بیرون ہند کی کارگذاری اسی میں شائع ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ موجودہ واقعات پر تبصرہ اور ان میں احمدیہ جماعت کی رہنمائی اس کا کام ہے۔ ممالک غیر و ہند کی خبریں بھی بہم پہنچائی جاتی ہیں۔ احمدیت کی تائید میں علمی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ اس کی نسبت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے مجلس مشاورت منعقدہ ۱۱-۱۲ اپریل ۱۹۲۵ء میں جماعت کے نمائندوں کو تبلیغ احمدیت کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اس کے لئے ایک تجویز پیش کرتا ہوں۔ وہ یہ کہ دوست وفد بنا کر معزز اصحاب کے پاس جائیں۔ اور

انہیں الفضل و ریویو کی خریداری کی تحریک کریں

اس طرح انہیں جماعت کے حالات اور کاروبار سے واقفیت حاصل ہوتی رہے گی۔ اور تبلیغ بھی ہوگی"

اسی سلسلہ میں ارشاد فرمایا:۔

"احباب اگر الفضل کی خریداری بڑھائیں۔ تو ہمارا پریس بہت مضبوط ہو سکتا ہے۔ الفضل تو میں سلسلہ کے لئے وقف کر چکا ہوں۔ اس کی آمد بھی اگر زیادہ ہو۔ تو سلسلہ کے دوسرے کاموں میں صرف ہو سکتی ہے"

حضرت امام کے اس ارشاد کے بعد مجھے کچھ عرض کرنے کی ضرورت نہیں رہتی اکثر احباب کو یہ شاق گذر رہا ہے۔ کہ الفضل ہفتہ میں تین بار کی بجائے دو بار کیوں کر دیا گیا۔ وجہ صرف یہ ہے کہ اخراجات آمد سے زیادہ ہیں۔ پس اگر

ایک ہزار خریدار مزید الفضل کو

دیا جائے۔ تو ہم ۱۲ صفحے حجم پر ابھی ہفتہ میں تین بار کئے دیتے ہیں۔ میرے معزز بھائیو! ہمت کرو۔ ایک ہزار خریدار مزید کوئی بڑی بات نہیں

خاکسار

منیجر الفضل

ریویو اُردو کو جلسہ سالانہ پر
پانسو خریدار مزید دیئے جائیں

احباب کرام السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ کو معلوم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۹۰۲ء میں اعلان فرمایا۔ کہ رسالہ ریویو اردو کو کم از کم دس ہزار خریدار دیئے جائیں۔ یہ اس وقت کا فرمان ہے۔ جب کہ جماعت قلیل تعداد میں تھی۔ اس وقت جبکہ خدا کے فضل سے اس کی تعداد دس لاکھ کے قریب ہے۔ اور دنیا کے تمام اطراف میں پھیلی ہوئی ہے۔ آپ خود خیال فرما سکتے ہیں۔ کہ ریویو کے کتنے خریدار ہونے چاہئیں۔ مگر حال یہ ہے۔ کہ خریدار اتنے کم ہیں۔ کہ معمولی اخراجات سالانہ بھی پورے نہیں ہوتے چنانچہ اس سال سات سو روپے کا نقصان ہے۔ ان حالات میں سخت دقت درپیش ہے۔ اگر تمام احباب جماعت احمدیہ پوری توجہ نہ دینگے۔ اور کم از کم پانسو خریدار مزید جلسہ سالانہ پر بہم نہ پہنچا دینگے۔ تو رسالہ کا چلانا دشوار ہو جائے گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کو رسالہ ریویو کی خاطر یہاں تک منظور تھی۔ کہ اپنا جاری کردہ رسالہ تشحیذ الاذہان بند کر دیا۔ تاکہ جماعت کی توجہ ایک رسالہ کی توسیع اشاعت کی طرف لگ سکے۔ آپ نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر فرمایا۔ کہ ریویو کی نسبت کچھ کہتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود نے اسکی نسبت خود بہت بڑی سفارش فرمائی ہے۔ پس دوستوں کو بہت جلد ریویو کی توسیع اشاعت کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ ہر ایک ذی اثر احمدی اپنا فرض سمجھے۔ کہ اپنے اپنے حلقہ اثر اور مقامی جماعت سے خریدار پیدا کرے۔ ریویو اردو میں اسلام و احمدیت کی تائید اور غیر مذاہب کی تردید میں نہایت مدلل مفصل جامع علمی مضامین چھاپے جاتے ہیں۔ ہر احمدی پر ان کا مطالعہ واجب ہے۔ نہ صرف اپنے معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔ بلکہ بحث مباحثہ دعوۃ و تبلیغ میں بھی کافی مدد ملتی ہے۔ یہ ذخیرۂ علمی اگر ۲؍ ماہوار خرچ کرنے پر مل جائے۔ تو کچھ مہنگا سودا نہیں۔ امید ہے۔ اس اپیل کو بتوجہ خاص پڑھا جائے گا۔ اور جلسہ سالانہ پر ہم یہ شائع کرنے کے قابل ہو سکینگے۔ کہ ریویو اردو کو پانسو خریدار مل گئے

ناظر دعوت و تبلیغ فتح محمد سیال

اطلاع

ایام جلسہ میں دفتر منیجر الفضل و ریویو اردو و تشحیذ، نماز فجر سے بعد دس بجے تک اور پھر نماز مغرب کے بعد دس بجے رات تک کھلا رہے گا۔ احباب اپنے اپنے چندے کا بقایا اور چندہ الفضل و ریویو جمع کرا دیں اور اس موقعہ پر جس قدر نئی کتب شائع ہوئی ہیں۔ وہ مجموعی طور پر دفتر تشحیذ میں فروخت کے واسطے موجود رہیں گی۔ تاکہ احباب کرام کو سہولت رہے۔ اس کے علاوہ مرہم عیسیٰ کی ڈبیاں اور بعض دیگر مجرب دوائیں بھی ہونگی

(منشی عبدالرحمن صاحب کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا)